THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, the January 21st, 2022
(317th Session)
Volume I, No.08
(Nos. 01-19)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume I	SP.I (08)/2022
No.08	15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Point of Public Importance raised by Senator Mian Raza Rabbani regarding recent wave of terrorist activities and seeking briefing/explanation from Minister for Interior in the House 2
   - Senator Syed Yousuf Raza Gillani, Leader of the Opposition 3
   - Senator Muhammad Azam Khan Swati, Minister for Railways 3
   - Senator Azam Nazeer Tarar 4
   - Senator Mushtaq Ahmed 4
   - Senator Saadia Abbasi 4
   - Senator Kamran Murtaza 5
   - Senator Irfan-ul-Haq Saddique 5
   - Senator Sarfraz Ahmed Bugti 6
3. Points of Public Importance raised by Senator Saifullah Abro regarding the deaths of the people due to alcohol and killing of a child in Sindh ... 6
   - Senator Muhammad Tahir Bizinjo 7
4. Fateha 8
5. Questions and Answers 8
6. Motion under Rule 194(1) moved by Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat regarding present status of properties/hotels of PTDC in relation to their ownership 58
7. Motion under Rule 194(1) moved by Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat on The Civil Servants (Amendment) Bill, 2021 59
8. Motion under Rule 194(1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resource Development, regarding problems being faced by Overseas Pakistanis 60
9. Point of Public Importance raised by Senator Molana Abdul Ghafoor Haidri regarding the incident of bomb blast in Lahore. 61
10. Response by Sheikh Rashid Ahmed, Minister for Interior on Points raised by Senators regarding recent wave of terrorist activities in the Country 62
11. Motion under Rule 194(1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resource Development regarding the service history of the Secretary Worker Welfare Fund .. 64
12. Motion under Rule 194(1) moved by Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulation and Coordination regarding steps taken by Government to substantially increase the number of seats in medical colleges for the students of erstwhile FATA 65

13. Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture regarding implementation status of the findings of the inquiry committee constituted by the International Islamic University regarding the murder incident and rape of another student 66

14. Laying of the National Rahmatul-Lil-Aalameen Authority Ordinance, 2021 (No.XXV of 2021) 67

15. Laying of the Islamabad Capital Territory Local Government Ordinance 2021(No.XXVIII of 2021) 67

16. Laying of the Pakistan Nursing Council (Emergency Management) Ordinance, 2021 (No.XXIX of 2021) 68

17. Motion Under Rule 263 regarding dispensation of notice period 68

18. Discussion on the Presidential Address to both the Houses assembled together on 13-09-2021 72

- Senator Faisal Javed 72
- Senator Quratulain Marri 76
- Senator Muhammad Tahir Bizinjo 79

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, the January 21, 2022

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty two minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اَللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَ هُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰی لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ الْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَ الَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾

ترجمہ: اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت (یعنی مینہ) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ بھاری بھاری بادلوں کو اٹھالاتی ہے تو ہم اس کو ایک مری ہوئی بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں، پھر بادل سے مینہ برساتے ہیں اور پھر مینہ سے ہی ہر طرح کے پھل پیدا کرتے ہیں، اسی طرح ہم مردوں کو (زمین سے) زندہ کرکے باہر نکال لیں گے، یہ (آیات) اس لئے بیان کی جاتی ہیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ (جو) زمین پاکیزہ (ہے) یعنی زرخیز ہوتی ہے، اس میں سے سبزہ بھی پروردگار کے حکم سے ہی (نفیس ہی) نکلتا ہے اور جو خراب زمین ہے، اس میں سے جو کچھ نکلتا ہے، ناقص ہوتا ہے، اسی طرح ہم آیتوں کو شکر گزار لوگوں کے لئے پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں۔

(سورۃ الاعراف: آیات 57 تا 58)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔السلام علیکم۔کل لاہور دھماکے میں جو لوگ شہید ہوئے ہیں،اس کے علاوہ جتنے بھی فورسز کے لوگ اور COVID-19 کی وجہ سے لوگ شہید ہوئے ہیں، پہلے ان کے لئے دعا کریں۔ سینیٹر مولانا فیض محمد اپنی کرسی پر آ کر دعا کروائیں۔جی سینیٹر میاں رضا ربانی بات کریں۔

Point of Public Importance raised by Senator Mian Raza Rabbani regarding recent wave of terrorist activities and seeking briefing/explanation from Minister for Interior in the House

سینیٹر میاں رضا ربانی : شکریہ، جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے کہنا چاہتا ہوں کہ پچھلے کچھ دنوں سے دہشت گردی کی وارداتیں بڑھ گئی ہیں۔ دہشت گردی کی وجہ سے merged areas of KP میں پاکستانی افواج کے سپاہی اور افسران شہید ہوئے ہیں۔ دو دن پہلے اسلام آباد میں بھی دہشت گردی کی ایک واردات ہوئی اور Minister for Interior نے فرمایا کہ یہ terrorist act ہے۔اس کو TTP نے claim بھی کیا۔ کل انارکلی کے terrorist act کے متعلق دو متضاد باتیں آ رہی ہیں کہ Balochistan Liberation Army اسے claim کر چکی ہے جبکہ Minister for Interior کہہ رہے ہیں کہ یہ terrorist act, TTP نے کیا ہے۔ میں آپ کے توسط سے یہ چاہوں گا کہ Minister for Interior, House میں تشریف لائیں اور آ کر یہ بات clear کریں کہ یہ جو وارداتیں بڑھ رہی ہیں، کیا یہ سب ثابت نہیں کرتی کہ حکومت نے TTP کے ساتھ جو appeasement and negotiations کی پالیسی اپنائی تھی، وہ غلط تھی اور اس وجہ سے آج ایک بار پھر ملک دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ Minister for Interior کو بلائیں۔ کل انہوں نے ایک private media channel کو interview دیتے ہوئے TTP کے علاوہ ان سارے terrorist organizations کے متعلق بات کی جو شام اور عراق میں operate کر رہی ہیں لہٰذا

I would kindly request you to call him in the House, thank you.

Mr. Chairman: Yes, Leader of the Opposition.

Senator Syed Yousuf Raza Gillani, Leader of the Opposition

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی (قائد حزب اختلاف): شکریہ، جناب چیئرمین! ابھی honourable Senator Mian Raza Rabbani نے ایک بہت ہی important issue raise کیا ہے۔ ہمیں concern ہے کہ پاکستان میں اس قسم کی terrorist activities بڑھ رہی ہیں۔ ان سے ہماری افواج بھی محفوظ نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ سیکورٹی کے اور بھی جتنے لوگ ہیں، وہ بھی محفوظ نہیں ہیں۔ I agree with Senator Mian Raza Rabbani کہ آپ Minister for Interior سے کہیں کہ وہ ہمیں ایوان میں آ کر brief کریں کیونکہ through media, ہمیں چیزیں سمجھ نہیں آ رہی ہیں، شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر محمد اعظم خان سواتی۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati, Minister for Railways

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی (وفاقی وزیر برائے ریلویز): شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ملک کے اندر اور باہر، ہمارے ان گنت دشمن موجود ہیں۔ یہ صرف اس حکومت کے دور میں نہیں بلکہ پچھلی حکومتوں کے دور میں بھی ایسے واقعات ہوتے رہے ہیں۔ پاکستان جب سے وجود میں آیا ہے، اس قسم کے واقعات ہوتے رہے ہیں۔ ان کی ہم مکمل طور پر مذمت کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ، ساتھ جیسے سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی اور سینیٹر میاں رضا ربانی نے کہا کہ ایوان میں Minister for Interior کو آ کر جواب دینا چاہیے، میں بھی کہتا ہوں کہ ہماری حکومت accountable ہے۔ Minister for Interior ایوان میں آ کر اس بات کی تفصیل سے وضاحت کریں کہ یہ واقعات جو ایک تسلسل سے جاری ہیں، ان کا پس منظر کیا ہے اور حالات کس طرف جا رہے ہیں اور ہماری حکومت اور ملک میں جگہ، جگہ پر تعینات security agencies ان سے نمٹنے کے لئے کیا کردار ادا کر رہی ہیں تاکہ ایوان اور عوام کو اعتماد میں لیا جائے۔ میں ان کے بات کی توثیق کرتا ہوں کہ یہ ایک بڑا اچھا قدم ہے کہ وہ آ کر جواب دیں اور اسی Session کے دوران ہی اس کی وضاحت کریں کیونکہ یہ بڑا ضروری ہے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر اعظم نذیر تارڑ۔

Senator Azam Nazeer Tarar

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! رضا ربانی صاحب اور Leader of the Opposition نے جو بات کی ہے، اس کی میں من و عن تائید کرتا ہوں اور اچھی بات ہے کہ دوسری طرف سے بھی بات کی گئی ہے۔ وزیر داخلہ صاحب کی بڑی کلیدی ذمہ داری ہے کہ ملک میں امن و امان کے بارے میں آگاہ رہیں اور پارلیمان کو بھی آگاہ رکھیں۔ میں اس مطالبے کی پرزور حمایت کرتا ہوں کہ وزیر داخلہ صاحب کو ایوان میں بلایا جائے اور وہ ایوان کو brief کریں کہ آئندہ کا کیا لائحہ عمل ہے کیونکہ دہشت گرد ہمارے شہروں میں دوبارہ گھس آئے ہیں۔ انہوں نے پاکستان کے دل پر حملہ کیا ہے، اس پر گورنمنٹ کا reaction and future course of action کیا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! گزشتہ منگل کو ایک دن میں سات واقعات ہوئے ہیں، اسلام آباد میں واقعہ ہوا ہے، سبی میں ریلوے پٹڑی پر دھماکہ ہوا جس سے جعفر ایکسپریس کو اڑانے کی کوشش کی گئی۔ علامہ شیخ عبدالحمید رحمتی صاحب پشاور کے بہت بڑے عالم تھے، انہیں دن دہاڑے بازار میں قتل کیا گیا، ایڈووکیٹ ضمیر گل صاحب بہت بڑے وکیل تھے، انہیں درگئی میں دن دہاڑے قتل کیا گیا۔ وزیر داخلہ صاحب نے کہا ہے کہ ہمارے ہاں sleeper cells ہیں۔ وزیر داخلہ صاحب آئیں اور وضاحت کریں کہ Intelligence agencies, کا security plan کیا ہے، وہ کیا کر رہی ہیں کیونکہ آج اسلام آباد، لاہور اور پشاور محفوظ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر سعدیہ عباسی صاحبہ۔

Senator Saadia Abbasi

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب چیئرمین! میں نے کل calling attention notice اسی topic پر ڈالا تھا، سیکریٹریٹ نے اتنا اہم نہیں سمجھا کہ اسے آج کے agenda پر لاتے، یہ بہت important issue ہے۔ میری آپ سے request ہے کہ آج کے

agendaکو suspendکر کے اس issueپر بات کریں کیونکہ یہ ملکی سلامتی کے issuesہیں۔ تین دن سے لگاتار ایسے واقعات ہو رہے ہیں، security agenciesپر attacksہو رہے ہیں، ملک میں law and order کا بہت سنگین مسئلہ پیدا ہوا ہو گیا ہے۔Interior Ministerصاحب ایوان میں تشریف لائیں اور ممبران کو اپنی رائے کا اظہار کرنے کا موقع دیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب۔

Senator Kamran Murtaza

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب چیئرمین! یقیناً یہ بہت افسوس ناک واقعہ تھا کیونکہ پاکستان کے دل پر یہ حملہ ہوا، اس سے پہلے شاید دماغ پر حملہ ہوا تھا، ہمارے ہاتھ اور پاؤں پر تو روزانہ حملے ہوتے ہیں، وہ تو ٹوٹے ہوئے ہیں، اس کا تو کسی کو خیال نہیں ہے۔Issueیہ نہیں ہے کہ کل کیا واقعہ ہوا،اس میں کتنے لوگ مرے اور کتنے زخمی ہوئے، issueیہ ہے کہ یہ کن پالیسیوں کی وجہ سے ہوا ہے اور کیا ہم ان پالیسیوں پر بات کرنے کے لیے اس ہاؤس میں تیار ہیں، جب تک آپ مسئلے کی تہہ تک نہیں پہنچیں گے، اس وقت تک ایسے واقعات بلوچستان، لاہور اور اسلام آباد میں ہوتے رہیں گے۔Law and Orderکے مسائل کی وجہ سے یہ واقعات ہو رہے ہیں، اگر انہیں ٹھیک نہیں کریں گے تو اسی طرح سے یہ واقعات ہوتے رہیں گے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب۔

Senator Irfan-ul-Haq Saddique

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب چیئرمین! یہ بہت اہم موضوع ہے، دہشت گردی کی تازہ لہر پورے ملک میں اٹھی ہے اور کل لاہور کا افسوس ناک واقعہ پیش آیا۔ اسلام آباد کی صورت حال بھی بہت تشویش ناک ہے، جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے، ڈاکا زنی اور لوٹ مار کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ چند دن پہلے اسلام آباد میں پولیس کا ایک جانباز شہید ہوا، یہ سارے واقعات کس چیز کی نشاندہی کرتے ہیں۔ وزارت داخلہ کو اس کی بیخ کنی کرنی چاہیے لیکن وہ بیان بازی میں مصروف ہے، انہیں نہیں معلوم کہ گردوپیش میں کیا ہو رہا ہے۔ اس پر بڑی تفصیل سے بات ہونی چاہیے۔ مجھے اس ہاؤس میں

تقریباً نو ماہ ہو گئے ہیں لیکن میں نے آج تک وزیر داخلہ صاحب کو اس ہاؤس میں نہیں دیکھا، بے نیازی کا یہ عالم ہے کہ وہ اس ایوان کو اہمیت ہی نہیں دیتے، انہیں ایوان میں ضرور آنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ سینیٹر سرفراز احمد بگٹی صاحب۔

Senator Sarfraz Ahmed Bugti

سینیٹر سرفراز احمد بگٹی: جناب چیئرمین! جیسے میاں رضا ربانی صاحب نے فرمایا، میں بھی وزیر داخلہ صاحب کا بیان سن کر بہت حیران و پریشان ہوا۔ Nationalist Army, BRA and UBA تقریباً دس دن پہلے وجود میں آئی، BRA جسے براہمداغ بگٹی head کرتے ہیں اور UBA جسے میر زامران مری head کرتے ہیں، جو نواب خیر بخش مری کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں، انہوں نے اپنی دونوں terrorist organizations merge کیں اور Baloch Nationalist Army کے نام سے ایک نئی آرمی بنائی اور within ten days انہوں نے لاہور پر attack کیا جبکہ ہمارے وزیر داخلہ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ TTP نے کیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ وہ خود claim کر رہے ہیں کہ ہم نے کیا ہے۔ میں سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب سے agree کرتا ہوں کہ جو قوم پرستی کے نام پر دہشت گردی ہو رہی ہے اسے under discussion لائیں، ہمارا intellect ہمارا میڈیا، ہماری پارلیمنٹ ، ہم سب مل کر اسے terrorism کہتے ہیں اور جو قوم پرستی کے نام پر violence ہے، اسے ہم ناراض بلوچ کہتے ہیں۔ آپ لوگوں سے گزارش ہے کہ انہیں کچھ نہ کہیے گا، یہ مزید ناراض ہو جائیں گے، انہیں معصوم لوگوں کا قتل و غارت جاری رکھنے دیں، انہیں دھماکے کرنے دیں کیونکہ ان کی تسکین تب ہوتی ہے جب یہ لوگوں کو مارتے ہیں۔ اگر ہم انہیں کچھ کہیں گے تو آپ کہیں گے کہ یہ مزید ناراض ہو گئے ہیں۔ لہٰذا انہیں کچھ نہ کہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب۔

Points of Public Importance raised by Senator Saifullah Abro regarding the deaths of the people due to alcohol and killing of a child in Sindh

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین! میں پچھلے ہفتے سے بار بار ہاتھ اٹھا کر بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا، میرے بازو میں درد ہو گیا لیکن مجھے وقت نہیں دیا گیا۔ مری میں 21 لوگ فوت ہو

ئے، ہم ابھی مری کے واقعے کو نہیں بھلا پائے تھے کہ اس کے ایک دن بعد سندھ میں ایک بڑا حادثہ پیش آیا، ٹنڈو جام اور ڈسٹرکٹ ٹنڈو اللہ یار میں 23 لوگ کچی شراب پینے سے فوت ہو گئے۔ جسٹس مسلم ہانی نے 2019 میں رپورٹ پیش کی تھی کہ سندھ کی 90% عوام آلودہ پانی پیتی ہے، مجھے افسوس ہے کہ official drink میں بھی ملاوٹ ہے، کم از کم official drink کو تو صحیح ہونا چاہیے تھا تاکہ یہ 23 لوگ مرنے سے بچ جاتے۔ میری گزارش ہے کہ اس واقعے کو Narcotics Committee میں بھجوائیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، اسے Narcotics Committee میں بھجوا دیتے ہیں۔ ابڑو صاحب! مہربانی کریں، question hour شروع کرنا ہے۔ میری رضا ربانی صاحب اور سب ساتھیوں سے گزارش ہے کہ آپ کوئی tool لائیں تاکہ میں منسٹر صاحب سے کہوں کہ وہ آ کر جواب دیں، سارے مل کر ہاؤس میں adjournment motion لے آئیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین! جیسے قصور میں زینب کو قتل کیا گیا، آپ نوید سومرو کی تصویر دیکھیں، اس کے ساتھ ڈسٹرکٹ قنبر شہزاد کوٹ میں زیادتی کی گئی، اگر وہاں پر فہمیدہ سیال قرآن شریف کے ساتھ گولی لگنے سے شہید نہ ہوتی تو آج نوید سومرو قتل نہ ہوتا۔ شاید نوید سومرو کا نصیب زنیب جیسا ہو سکے گا، اس کے قاتل بھی پکڑے جائیں گے، انہیں بھی پھانسی پر لٹکایا جائے گا۔ اس بچے کو زیادتی کر کے قتل کیا گیا ہے۔ Kindly آپ اس پر توجہ دیں تاکہ جن لوگوں نے اس بچے کے ساتھ زیادتی کی، انہیں کٹہرے میں لایا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، اسے Human Rights کی کمیٹی میں بھیج دیں۔ سینیٹر محمد طاہر بزنجو صاحب۔

Senator Muhammad Tahir Bizinjo

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: جناب چیئرمین! اس میں کوئی دو رائے تو نہیں ہے کہ ملک میں دہشت کی ایک نئی لہر شروع ہو چکی ہے، ملک کے مختلف صوبوں میں دھماکے ہو رہے ہیں اور آثار یہ بتا رہے ہیں کہ دہشت گردی کی ان کارروائیوں میں زبردست اضافہ ہو گا۔ حکومت مانے یا نہ مانے لیکن سچ یہ ہے کہ جیسے حکومت مہنگائی کو روکنے میں ناکام رہی ہے، اسی طرح وہ دہشت گردی کو روکنے میں ناکام ہے۔ ہمارا پرزور مطالبہ ہے کہ National Security پالیسی کے حوالے سے پارلیمنٹ کو

briefکیا جائے، اپوزیشن کو اعتماد میں لیا جائے۔ ان اہم issuesپر اپوزیشن اور پارلیمنٹ کو نظرانداز کرنے سے نہایت خطرناک نتائج برآمد ہوں گے اور اس کی کلیتًا ذمہ داری حکومت وقت پر، وزیراعظم صاحب اور ان کی کابینہ پر ہو گی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔اب question hourشروع کرتے ہیں۔ جی
Leader of the House.

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد ایوان): جناب! جناب علی محمد خان صاحب! قومی اسمبلی سے پانچ دس منٹ میں آ رہے ہیں، آپ اس کو پانچ، دس منٹ کے لیے delay کر لیں۔

Fateha

جناب چیئرمین: دعا رہ گئی ہے تو دعا کرا لیتے ہیں۔ جی سینیٹر مولوی فیض محمد صاحب! آپ دھماکوں میں شہید ہونے والے، armed forcesکے لوگ شہید ہوئے اور جن پاکستانیوں کی COVIDکی وجہ سے وفات ہوئی ہے، ان سب کے لیے دعا کرائیں۔

(اس موقع پر ایوان میں فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب چیئرمین: جی قائد حزب اختلاف صاحب! آپ بات کریں۔

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: اس issueپر بات ہو چکی ہے۔ جب motion move ہو گا اور اس پر جب discussionہو گی تو
the Minister of Interior should be present at that day, otherwise we do a futile exercise.

جناب چیئرمین: جناب! اتنی گزارش ہے کہ جب motion یا کوئی toolلے آتے ہیں تو Ministerکو پابند کر دیں گے کہ وہ ایوان میں آئیں۔

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: جی ٹھیک ہے۔

Questions and Answers

جناب چیئرمین: جی جناب علی محمد خان صاحب کہاں ہیں، چلیں ایک وزیر اعظم سواتی صاحب بیٹھے ہیں، یہ بھی تگڑے ہیں اور یہ جواب دے دیں گے۔ جی سوال نمبر۔7 سینیٹر شہادت اعوان صاحب کا ہے۔

*Question No. 7 Senator Shahadat Awan: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) whether it is a fact that unregistered medicines available in the market for body building are causing death of young people; and

(b) the year-wise details of cases registered against manufacturers and importers of these medicines and arrested during the last three years?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) There is no case reported regarding use of medicine/supplements for bodybuilding resulting in death till date as per available data. Adverse drug reactions can be reported to Drug Regulatory Authority of Pakistan via online portal available at DRAP website and smart phone app by Patients, Healthcare professionals, Provincial Pharmacovigilance centers and Pharmaceutical companies.

(b) The regulators are vigilant about their duties and responsibilities. The inspectors of drugs monitor the markets and take appropriate actions under law. National Task Force has also been notified for the eradication of spurious and unregistered therapeutic goods. Details of cases registered / action taken against selling and manufacturing of drugs used for body building by Federal Inspector of drugs and Provincial Drug Inspectors are given as Annex-I.

Annex-I

YEAR-WISE DETAILS OF CASES IN THE LAST THREE YEARS

S. No.	Health Department	No. of cases in last (03) years	Product recovered	Action taken
01	Drug Regulatory Authority of Pakistan	Nil	Nil	N/A
02	Government of Punjab	08	i. Platinum Omega, L-Arginine, Vitamin C ii. 8 different drugs containing steroids iii. Food supplement iv. Tablet Weight grow, Powder Super weight gainer v. 9 different drugs containing Anabolic steroids vi. Creatine Micronized vii. Pre-workout prefilled unit, Capsule Test X, Capsule Carni X viii. Critical Whey Advanced Protein	i. Seizure of products and Premises Sealed ii. Seizure of products and Premises Sealed iii. FIR Lodged iv. Sample taken for Test/analysis v. Seizure of products and Premises Sealed vi. Sample taken for Test/analysis vii. Sample taken for Test/analysis viii. Sample taken for Test/analysis
03	Government of Sindh	Nil	Nil	N/A

04	Government of Khyber Pakhunkhwa	08	i. Capsule Graceful (Contains Prednisolone)	i. Case under investigation
			ii. Capsule Painless (Contains Prednisolone)	ii. Case under investigation
			iii. Capsule Athelatex (Contains Prednisolone)	iii. Case submitted to PQCB
			iv. Unlabelled tablets (Contains Prednisolone)	iv. Case submitted to PQCB
			v. Capsule Bella (Contains Prednisolone)	v. Case submitted to PQCB
			vi. Capsule Pain Nil (Contains Prednisolone)	vi. Case submitted to Drug Court
			vii. Red color Capsules (Contains Prednisolone)	vii. Case under investigation
			viii. Cap Sehat Mand (Contains Prednisolone)	viii. Case under investigation
05	Government of Balochistan	Nil	Nil	N/A
06	Islamabad Capital Territory	Nil	Nil	N/A
07	Government of Azad Jammu & Kashmir	Nil	Nil	N/A
08	Government of Gilgit-Baltistan	Nil	Nil	N/A

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر شہادت اعوان : جناب چیئرمین! اس ملک کی بدقسمتی ہے کہ یہاں پر body building gyms registered نہیں ہیں اور میں نے22نومبر 2021 کو question کیا تھا تو Samaa TV نے ایک report نشر کی تو ان کے مطابق گوجرانوالہ میں 10 or 11 people substandard steroid کی وجہ سے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب! اب آپ ضمنی سوال کریں کہ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر شہادت اعوان : جناب! میرا یہ کہنا ہے کہ اس میں جو جواب دیا ہے اور پہلی بات یہ ہے کہ وزیر برائے صحت ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ آپ اس کا جواب دیکھیں کہ دوائیوں کی registration, import, export and Licensing Authority یہ total Federal Government کی صوابدید ہے۔ جناب! جو جواب دیا گیا ہے، اتفاق کی بات ہے کہ پچھلے تین سالوں میں ایک گرفتاری نہیں ہے، ایک FIR درج نہیں ہوئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب! میری ایک صرف عرض ہے کہ آپ supplementary question to the point کریں تاکہ وزیر صاحب بھی پابند ہوں اور وہ بھی to the point جواب دیں، اگر آپ سیاسی تقریر کریں گے تو پھر دونوں اطراف سے سیاسی تقریر ہو گی تو پھر ایوان میں بدمزگی ہو گی، میری صرف اتنی گزارش ہے۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب! میری صرف اتنی گزارش ہے جناب وزیر صاحب یہ بتائیں کہ ملک میں substandard medicines کی وجہ سے بہت سے لوگوں کی اموات ہو رہی ہیں۔ اس کے بارے میں حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں؟ اس جواب کے مطابق پچھلے تین سالوں میں نہ کوئی گرفتاری ہوئی ہے، نہ کوئی seize کیا گیا ہے اور نہ کوئی action ہے۔ نہ کسی importer and manufacturer کے خلاف action ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب! آپ کے سوال کی سمجھ آ گئی ہے۔ جی سینیٹر محمد اعظم خان سواتی صاحب! آپ بتائیں کہ حکومت نے کیا action لیا ہے۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! DRAP کے بارے میں جو honourable Senator صاحب کے خدشات ہیں، وہ بالکل درست ہیں، یہ حکومت بھی کہہ رہی ہے، یہ آج کی

حکومت نہیں کہہ رہی بلکہ ہر حکومت نے یہ کوشش کی ہے کہ اس میں improvement لائی جائے۔ ہم نے DRAP کو بہتر Regulatory Authority بنانے کے لیے بہت ساری interventions کی ہیں تاکہ ہم قاعدے اور process کے مطابق یہ ساری چیزیں کریں لیکن یہ جو بات کر رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ ابھی بھی بہت کام کرنے کی گنجائش ہے اور اس کو ٹھیک کرنے کی گنجائش ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ میں خود ان کو اس floor پر یقین دلاتا ہوں کہ میں جناب فیصل سلطان صاحب کو دست بستہ عرض کروں گا کہ DRAP کے بارے میں سینیٹ کی بڑی reservation ہے اور میری اپنی ذاتی بھی reservation ہے، اس کو بہتر کرنے کے لیے فوری اقدامات کئے جائیں۔ کافی وقت گزر چکا ہے، میرا خیال ہے کہ انہوں نے بہت زیادہ laws میں amendments کی ہیں، اس کی oversight پر بھی کی ہیں لیکن اس میں ہر طرح کی improvement لانے کی ابھی بھی بہت ساری گنجائش ہیں ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس میں improvement لائی جائے گی۔

جناب چیئرمین: ۔ آپ کا شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 19 سینیٹر ہدایت اللہ خان صاحب ہے، وہ موجود نہیں ہیں۔

*Question No. 19 Senator Hidayat Ullah Khan: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be please to state:

(a) whether it is a fact that Permanent Pace Makers (PPM) of working on old technology are being implanted in Pakistan whereas in developed countries, advanced Lead Less Pace Marker are used, if so, reasons thereof; and

(b) whether there is any proposal under consideration to import advanced Lead Less Maker for heart patients in Pakistan , if so, details thereof?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) Various importers of medical

devices had applied for registration of Permanent Pace Makers (PPM) and are accordingly registered by DRAP after fulfillment of requisite codal formalities. One of the companies has submitted application for Advanced Lead Less Pace Maker (ALLPM), which is under process of evaluation and will be registered after the pre-requisite are fulfilled as laid down under rules/ regulations.

(b) There is no hindrance in import of Advanced Lead Less Pace Maker (ALLPM). The procedure/ pre-requisites are well defined and available on the official website.

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان صاحبہ کا ہے۔

*Question No. 23 Senator Palwasha Muhammad Zai Khan: Will the Minister for Maritime Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that despite handling the key functions at KPT and Port Qasim, Pakistan Navy has no official representation in Gwadar Port, if so, reasons thereof; and

(b) the details of existing coordination mechanism amongst all three major ports of Pakistan?

Syed Ali Haider Zaidi: (a) Operations of Gwadar Port Authority (GPA), lies with COPHCL a Chinese Company as per Concession Agreement, hence, there is no such requirement of Naval officers.

(b) As per legal framework of these ports, all Ports are independent in their operations and functions. However, coordination whenever required is made case to case basis.

Further, every Port Authority and Maritime stakeholder have representation at Joint Maritime

Coordination Center (JMICC)/ established at Manora under Pakistan Navy, the same act as nerve center to share important information related to Shipping activities, Maritime incidents / accident and coordination with all Maritime Stakeholders.

Ministry of Maritime Affairs, provides a platform for better coordination among all major ports of Pakistan.

In case of any policy decision / coordination and consultation with Pak Navy is made by M/o Maritime Affairs through M/o Defence as per rules of business 1973.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر پلوا شہ محمد زئی خان: جناب چیئرمین! یہ بہت important question ہے، مجھے یہ بتایا جائے کہ یہ کہتے ہیں، ہماری ports, operations and functions میں independent ہیں، ان کی Joint Maritime Committee میں representation ہے۔ ہماری Pakistan Navy کی کس میں representation ہے اور وہ کن levels پر ہے اور اس کا highest level کیا ہے، lowest level کیا ہے اور اس میں کتنے لوگ کام کر رہے ہیں؟

Mr. Chairman: Yes, Minister of State for Parliamentary Affairs.

آپ یہ بتائیں کہ وہاں پر Pakistan Navy سے کتنے لوگ کام کر رہے ہیں۔

جناب علی محمد خان: جناب! ہم exact numbers معلوم کرکے بتا دیں گے لیکن ہم normally خود ہی run کرتے ہیں، ضرورت کے مطابق وہاں پر Navy موجود ہوتی ہے، اگر ضرورت پڑے تو extra بھی بلائی جا سکتی ہے اور ہم exact numbers معلوم کرکے بتا دیں گے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 29 سینیٹر پلوا شہ محمد زئی خان صاحبہ کا ہے۔

*Question No. 29 Senator Palwasha Muhammad Zai Khan: Will the Minister for Maritime Affairs be pleased to state the details of Gwadar Port Development plan during next 5 years?

Syed Ali Haider Zaidi: The concession holder has completed feasibility study for the port expansion (Phase-II) and Free Zone (Phase-II) which will be developed in the next five years.

The port expansion project mainly consists of three main parts including;

i. The expansion and reconstruction of rear storage yard of Gwadar Port Phase-I
ii. The multi-purpose terminal (2# and 4# berths) and
iii. The oil and gas terminal (5# berth) including tank area

@ Transfer from Ministry of Planning, Development and Special Initiatives

Free Zone (Phase-II): Development work has already been started. Several business ventures have signed agreement with Free Zone developer to construct the facilities in the next few months. This will generate employment opportunities as well as create the demand to further augment the port operations.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر پلواشہ محمد زئی خان: جناب چیئرمین! ہمارے ملک کے لیے یہ ایک بڑا important project ہے جس کو ہماری economy کی ریڑھ کی ہڈی کہا گیا لیکن جواب میں صرف یہ لکھا ہے کہ اگلے پانچ سال میں وہاں پر کیا کرنا ہے، یہ تین lines پہلے ہیں اور پھر کہا گیا ہے کہ several business ventures have been signed. یہ کس نے کئے ہیں اور کس بارے میں کئے ہیں؟ Development work کا کہا گیا ہے کہ

development work شروع ہو گیا ہے، کس چیز پر development ہو رہی ہے، اس کا کچھ پتا نہیں ہے۔ اتنے اہم project پر پانچ سال کے لیے صرف چند lines لکھی ہیں، یہ دیکھ کر جنہوں نے آنا ہے، وہ بھی نہیں آئیں گے۔ ذرا واضح طور پر بتایا جائے اور 4 lines تسلی بخش جواب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر پلواشہ محمد زئی خان صاحبہ! میری یہ suggestion ہو گی کہ اس کو کمیٹی میں discuss کر لیں کیونکہ آپ کا یہ بڑا اہم سوال ہے تاکہ وہاں پر detailed discussion ہو جائے اور وہاں پر Ministry آ کر brief کرے اور وہاں پر ایوان کے ارکان بھی ہوں گے۔

سینیٹر پلواشہ محمد زئی خان: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ سینیٹر دنیش کمار صاحب! آپ بتائیں۔

سینیٹر دنیش کمار: جناب! آپ کا بہت بہت شکریہ اور میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے اتنے اہم مسئلے کو standing committee کے حوالے کیا ہے۔ میں سینیٹر پلواشہ صاحبہ کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بہت اہم سوال raise کیا ہے۔ میرا وزیر صاحب سے بھی سوال ہے اور یہ کمیٹی میں چلا گیا ہے اور میں بھی کمیٹی کا رکن ہوں۔ یہاں پر محترمہ نے اگلے پانچ سال کا پوچھا ہے۔ میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ موجودہ phase-1 complete ہو چکا ہے تو وہ ابھی تک کیوں functional نہیں ہے؟ آپ اگلے پانچ سال کے لیے بتا رہے ہیں کہ وہ ہوں گے اور جو موجودہ ہیں، وہ functional کیوں نہیں ہیں۔ میں آپ کو بتاؤں کہ وہاں اگر کوئی heavy بحری جہاز آئے تو وہ نہیں آ سکتا کیونکہ وہاں پر بہت زیادہ مٹی بھر چکی ہے، وہاں پر drainage کی ضرورت ہے، اگر جناب وزیر صاحب اس پر response دے دیں؟

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر صاحب۔

جناب علی محمد خان: جناب! میرا خیال ہے کہ آپ نے اس پر direction دے دی ہے اور اس پر serious result oriented debate ہو۔ میں recommend کروں گا کہ ہم یہ سوال وہاں پر discuss کر لیں اور Minister for Maritime Affairs بھی وہاں پر آ جائیں گے، we will ensure کہ وہ وہاں پر موجود ہوں اور اس پر ایک thorough

debate and discussion ہو جائے۔ ہم نے اس پر کافی کام بھی کئے ہیں، ظاہر ہے کہ اس کی construction سال یا دو سال میں مکمل نہیں ہوتی اور ہم نے five years plan بھی دیا ہوا ہے تو وہاں پر discuss کر لیں تو ہم تفصیل سے جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، اس کمیٹی میں دنیش کمار صاحب بھی جائیں گے۔ اگلا سوال نمبر 82 سینیٹر مشتاق احمد صاحب کا ہے۔

*Question No. 82 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state the system devised by Higher Commission for Distance Learning Programmes for Universities indicating the number and name of Universities in Pakistan that have been allowed by Higher Education Commission for Distance Learning Programmes?

Mr. Shafqat Mahmood: Following universities are authorized to impart distance education and learning programmes as provided in their charters:

i. Allama Iqbal Open University, Islamabad
ii. Virtual University of Pakistan, Lahore

In addition, Directorates of Distance Education (DDE) were established in the following 12 universities to impart distance learning Programs:

i. Bahahuddin Zakariya University, Multan.
ii. COMSATS University, Islamabad.
iii. Gomal University, D.I Khan.
iv. Government College University, Faisalabad.
v. International Islamic University, Islamabad.
vi. Islamia University, Bahawalpur.
vii. Shah Abdul Latif University, Khairpur.
viii. Sukkur IBA University, Sukkur.

ix. University of Agriculture, Faisalabad.
x. University of Balochistan, Quetta.
xi. University of Peshawar, Peshawar.
xii. University of Sindh, Jamshoro.

However, due to violations in terms of offering unapproved program, admissions were stopped w.e.f. February 2018.

HEC has also finalized Online Distance Learning (ODL) Policy 2021 to facilitate and improve the quality of private/external education for students who cannot afford regular education. The policy aims at increasing the capacity of the institutions to facilitate private students while ensuring quality.

The ODL Policy lays down criteria that must be met by universities and approved by HEC, before start of distance education.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں نے پوچھا ہے کہ جو online distance learning ہے، اس کے لیے حکومت نے کیا نظام بنایا ہے مجھے بتایا گیا ہے کہ 2 universities ہیں، ایک علامہ اقبال یونیورسٹی ہے اور دوسری Virtual University of Pakistan, Lahore ہے، یہ online distance learning کرا رہی ہیں لیکن ہم نے 12 universities کو 2018 میں اجازت دی تھی تو انہوں نے کچھ irregularities کیں تو ان کو بند کر دیا گیا، یہ 2018 میں بند ہوئیں اور اب 2022 ہے۔

جناب! اب صورت حال یہ ہے کہ لوگ مصنوعی سورج کا تجربہ کر رہے ہیں اور خلا میں بستیاں بسانے جا رہے ہیں اور HEC نے distance learning کے لیے نظام وضع نہیں کیا۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ distance learning کے لیے ابھی تک کوئی نظام وضع ہوا ہے، کیا وہ نافذ ہو چکا ہے اور HEC سفید ہاتھی ہے کہ اس میں اتنے advisers ہیں اور ان پر قوم کا اتنا پیسہ خرچ ہو رہا ہے تو یہ online education میں کیوں رکاوٹ ہے؟

جناب چیئرمین: جی آپ کا سوال آگیا۔ جی قابل احترام وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور صاحب۔ میری معزز اراکین سے گزارش ہے کہ آپ masks پہنیں، یہ آپ سب کی حفاظت کے لیے ہے تو براہ مہربانی mask پہن لیں۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! میں ان کو تھوڑا سا update کر دوں، میں ان کو fresh data provide کرا دوں گا۔ اس سوال کے جواب میں 2 universities ہیں لیکن مجھے آج جو fresh data دیا گیا ہے تو اس کے مطابق ان کے پاس پانچ یونیورسٹیاں آ گئی ہیں جو distance learning کر رہی ہیں۔ میرے اور ان کے لیے خوشی کی بات ہے کہ اس میں ہماری پشاور یونیورسٹی بھی شامل ہے۔ ہم نے آپ کو 2 universities کی list دی ہے لیکن ان کی تعداد پانچ پر پہنچ گئی ہے۔ وہ فہرست موجود ہے اور ہمارا سٹاف انہیں provide کر دیں گے۔ پانچ یونیورسٹیاں تو اس میں آ گئی ہیں۔ Distance learning میں issue of quality arise ہو رہا تھا۔ مختلف یونیورسٹیوں سے لوگ distance learning میں کر رہے تھے، نہ کوئی teacher student interaction تھی، کیونکہ بدقسمتی سے normally یہ ہو رہا تھا کہ آپ admission لے لیں، پورا سال کالج نہ جائیں اور examination کے وقت چلے جائیں اور notes کی فوٹو کاپی کر کے آپ ڈگری لے لیں۔ لوگ ڈگریوں پر ڈگریاں تو لے رہے تھے لیکن اس میں student teacher interaction نہیں ہے، اس وجہ سے آپ کی علمی قابلیت اور استعداد تو نہیں بڑھتی ہے۔ صرف امتحان دینا اور ڈگری لینا تو مقصد نہیں تھا، اسے tackle کرنے کے لیے ہم نے یہ کیا تھا۔ اب دو سے پانچ ہو گئی ہیں، باقی بھی اس پر ان شاءاللہ کوشش کریں گے۔

جو M.A/ B.A کا پرانا concept تھا وہ تو 2004 میں ہی ختم ہو گیا ہے، اس سکیم کو 17 سال ہو گئے ہیں۔ اب M.A/ B.A نہیں بلکہ M.S/ B.S ہو رہا ہے لیکن جن کا پچھلا M.A/ B.A کوئی pending تھا اسے complete ہونے دیا جائے گا لیکن اب نیا M.S/ B.S ہو گا اور M.A/ B.A نہیں ہو گا، جو through distance learning ہو گا۔

جناب چیئرمین: انہوں نے ابھی بتایا ہے کہ ابھی اور بن رہے ہیں، پانچ ہو گئی ہیں اور ابھی آگے بھی چل رہا ہے۔ انہوں نے یہی تو کہا ہے کہ جنہوں نے clear کر لیا اور پانچ کو اجازت دے دی ہے۔ جی اعظم نذیر تارڑ صاحب، آپ کا ضمنی سوال؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: شکریہ، جناب چیئرمین! منسٹر صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اور تھوڑی سی بات انہوں نے خود بھی کر دی۔ یہ بہت سنجیدہ مسئلہ ہے، HEC نے تو یہ بات پاکستان کی national universities کے بارے میں کی ہے۔ میں خود legal education کو regulate کرتا ہوں، علی محمد خان صاحب خود بھی پیشہ وکالت سے تعلق رکھتے تھے۔ میرا HEC سے یہ سوال ہے کہ جو foreign universities ہیں ان کی یہاں پر یہ حالت ہے کہ جگہ جگہ پر انہوں نے گلیوں میں مکانات کرائے پر لے کر بورڈ آویزاں کر رکھے ہیں کہ University of London, University of Bedfordshire, University of York کے ہم campuses ہیں، وہاں پر نہ کوئی teacher student ratio کو دیکھنے والا ہے، ان کو کوئی پوچھنے جائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم foreign universities کے ساتھ distance learning کروا رہے ہیں۔ جناب ان کی annual average fee آٹھ سے بارہ لاکھ روپے ہے۔ والدین کی جیبیں کاٹی جا رہی ہیں، وہاں پر کوئی quality control نہیں ہے، HEC کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اسے بھی regulate کرے اور کم از کم ساتھ میں ایک media campaign چلائے کہ اس طرح کے campuses میں داخلہ لینے سے پہلے جو HEC کا online distance learning approved program ہو گا اس میں داخلہ لیں۔ ہمارے پاس وہ بچے ڈگریاں لے کر آتے ہیں، ہمیں پتا ہی نہیں ہوتا، انہیں نہ Bar Councils enroll کرتی ہیں، کل کو medicines والوں کو بھی problem آئے گی۔

جناب چیئرمین: جی یہ آپ کی بہت اچھی suggestion ہے، منسٹر صاحب اور منسٹری یہ note کر لیں اور اسے HEC کو convey کریں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ واقعی میں سنگین معاملہ ہے اس لیے اسے کمیٹی کو بھیجیں۔ جناب سیکڑوں یونیورسٹیوں کے campuses کھلے ہوئے ہیں، ایک لاکھ سے اسی ہزار روپے تک کی ماہانہ فیس لیتے ہیں، بچے روتے رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: پہلے سنیں کہ Chairman, Standing Committee خود کیا فرماتے ہیں۔ جی سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب، آپ کا ضمنی سوال۔ ویسے آپ کو تو اس پر ضمنی سوال نہیں کرنا چاہیے۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! اگر آپ کمیٹی میں بھیج رہے ہیں تو میں نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین: کمیٹی میں جائے تو اچھی بات ہے کہ اس پر discussion ہو جائے، جو اعظم نذیر تارڑ صاحب نے point اٹھایا ہے وہ بہت اہم ہے۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جی ٹھیک ہے، ہم اسے کمیٹی میں دیکھ لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی علی محمد خان صاحب۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! میں تو تارڑ صاحب کے حصے کے cases بھی نہیں لیتا ہوں اور نہ میری استعداد ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں شعبہ وکالت سے تعلق رکھتا تھا۔ میری درخواست ہے کہ یہ 'تھا' کا صیغہ ختم کرکے 'ہوں' کر دیں۔ لائسنس کی practice suspend ہو گی کہ as a Minister آپ practice نہیں کر سکتے ہیں لیکن جو ڈگری ہے وہ اپنی جگہ intact ہے اور وہ بھی ایک نہیں ہے، دو ہیں۔

میں دوسری بات کرنا چاہ رہا تھا۔ تارڑ صاحب نے بہت اچھا نکتہ اٹھایا ہے۔ جناب میں بات کر لوں، آپ نے ہنسنا نہیں ہے۔ انجینیئرنگ کرنے کے بعد میں جب وکالت کی طرف آیا تو میں نے پشاور یونیورسٹی سے بھی کیا اور جس یونیورسٹی کی انہوں نے بات کی ہے کیونکہ آپ پھر کہتے ہیں کہ ہر بندہ ڈگری لے رہا ہے اس لیے میں نے زیادہ نہیں لیں ہیں صرف دو تین ہی لی ہیں۔ University of London through external program میں نے LLB Hon's کی۔ میں ان کی اس بات سے agree کرتا ہوں کہ بہت سے institutes ایسے ہیں جو اچھا کام کر رہے ہیں لیکن بہت سے ایسے بھی ہیں جو ڈرامہ کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک

بہت زبردست institute ہے جہاں سے میں نے بھی پڑھا ہے وہ 1991 سے کام کر رہا ہے، quality education دے رہا ہے لیکن کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پاس نہ سٹاف ہے اور نہ کچھ اور ہے، وہاں پر وہ students engage کر لیتے ہیں، بڑے گھروں کے بچے آ جاتے ہیں، وہ زیادہ پیسے لیتے ہیں۔ ڈگری authentic ہوتی ہے، وہاں کی ہوتی ہے اور آپ کی ساری marking etc. UK سے ہوتی ہے لیکن جس level کی یہاں پر teaching ہونی چاہیے اس کے لیے ان کے پاس وہ infrastructure and capacity نہیں ہوتی ہے اس وجہ سے بہت سے بچے داخل تو ہو جاتے ہیں clear کرتے ہیں یا نہیں کر سکتے۔ یہ بہت اچھا initiative بھی ہے، جن لوگوں نے وقت پر داخلہ لیا تھا اور جن لوگوں نے نہیں لیا اور وہ صرف پیسے بنانے کے لیے بیٹھے ہیں لیکن بہر حال اس میں میرا نکتہ یہ ہے کہ ویسے بھی یہ کمیٹی میں تو چلا ہی گیا ہے، وہاں جا کر اس بات کی تفریق ضرور کی جائے کہ ان میں genuine لوگ کون ہیں اور غلط کون ہیں کیونکہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو 1990 سے لوگوں کو سہولت دے رہے ہیں۔

Middle class آدمی کی بات کر لیتے ہیں، میں غریب کی بات تو نہیں کرتا کیونکہ غریب بے چارے تو اسے afford ہی نہیں کر سکتے ہیں لیکن middle class کے وہ لوگ جو U.K or America کا ٹکٹ نہیں خرید سکتے، ان کو پاکستان میں یہ facility ملی کہ وہ وہاں کے standard کی ڈگری لیں اور وہ ڈگری لے کر باہر کے ممالک میں jobs کریں اور وہاں سے پاکستان کے foreign exchange reserves بڑھائیں۔ اس میں ہمیں صحیح اور غلط میں تفریق ضرور کرنی پڑے گی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جناب۔ اسے کمیٹی میں discuss کریں گے تو ٹھیک ہو جائے گا۔ سینیٹر عمر فاروق صاحب۔ Back bencher نے آج کہا ہے کہ مجھے موقع دیں۔

سینیٹر عمر فاروق: شکریہ، جناب چیئرمین! کمیٹی میں discuss کرنے سے پہلے میں منسٹر صاحب کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے بلوچستان میں آپ اس وقت پڑھیں گے جب آپ یونیورسٹی کو F.C. سے خالی کروائیں گے۔ ہماری بلوچستان یونیورسٹی میں ایک platoon پڑا ہوا ہے، وہاں پر torture cell ہے، وہاں سے پورے سریاب اور اس area کو cover کیا جاتا ہے اور وہیں سے یونیورسٹی کے بیچ میں سے patrolling کی جا رہی ہے۔ انہوں نے پورا علاقہ گھیرا

ہوا ہے اور F.C. کے 100/200 لوگ وہاں موجود ہیں۔ آپ پہلے students کے لیے یونیورسٹی کھولیں تاکہ وہ وہاں پر پڑھیں۔ جیسا کہ ہمارے باقی اراکین نے کہا، ہماری بلوچستان یونیورسٹی میں تو لوگ جا نہیں سکتے ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ دیکھنا چاہیے کہ ایک institute میں ان کا کیا کام ہے، وہاں پر یہ platoon کیا کر رہی ہے اور وہاں پر باقاعدہ سے جیل بنے ہوئے ہیں۔ اسے پہلے خالی کیا جائے اس کے بعد بلوچستان کے لوگوں کی پڑھنے کی کوئی امید ہو گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر سیمی ایزدی صاحبہ۔

*Question No. 83 Senator Seemee Ezdi: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) the number of children below 10 years age in Pakistan suffering from anemia and stunting at present; and

(b) the steps being taken by the government to deal with alarming issue?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) The National Nutrition Survey gives only information/ data for children below 5 year. We do not have any data for children 6-10 years. Among children less than 5 years, anemia is 53.7% and stunting is 40.2% as per NNS 2018.

(b) Government is aware that Pakistan is suffering from high burden of malnutrition. Recently as per directions of the Prime Minister and guidance of the National Health Task Force, a comprehensive Nutrition PC-1 for the entire country including the federal areas with the title, “Tackling Malnutrition induced Stunting in Pakistan” has been prepared. This PC-1 targets population especially mothers and children in 67 high burden districts of the country. This PC-1 has

been prepared after thorough consultation with the provinces and has also been endorsed by the Council of Common Interest (CCI). The PC-1 has been approved by the Planning Commission in the CDWP meeting held on 24 May 2021. The PC-1 is waiting release of necessary funds for implementation.

However multiple initiatives have been initiated through the Nutrition Wing, Ministry of NHSR&C during past 5 years in Collaboration with Provincial Departments of Health, UN Agencies and development partners as continued nutrition response to prevent and treat malnutrition among most vulnerable especially children.

These interventions include:

1. Stunting Prevention for chronic Malnutrition
2. Counselling and Supplementation for prevention
3. Infant and Young Child Feeding (IYCF) practices
4. Breast Feeding promotion and protection
5. Community Management of Acute Malnutrition (CMAM)
6. Food Fortification by (Salt iodization, Oil/Ghee (Vit A-D) & Wheat Flour fortification (Iron/Folic Acid)
7. Adolescent Nutrition (Young Girls & Boys)
8. Elimination of Trans-Fatty Acids (TFAs)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر سیمی ایزدی: جی چیئرمین صاحب۔ میرا سوال stunting پر تھا اور یہ بہت alarming figure ہے کہ پاکستان میں till the age of 5 years بچوں میں 40.2% stunting ہے اور 53.7% anaemia ہے، اس کے لیے وزیراعظم صاحب نے National Health Task Force بنائی to tackle malnutrition

induced stunting in Pakistan تو اس بارے میں انہوں نے بہت سے منصوبے یہاں پر لکھے ہوئے ہیں۔ یہ مجھے یہ بتا دیں کہ یہاں پر UN Agencies کا لکھا ہوا ہے کہ وہ ہماری مدد کر رہی ہیں۔ ایک تو یہ کون کون سی agencies ہیں اور یہاں پر یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ counselling and supplementation for prevention تو malnutrition میں counselling کا کیا فائدہ ہوتا ہے اور کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح سے adolescent nutrition کا young بچوں کی nutrition سے فرق ہے تو اس کے لیے کیا کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی علی محمد خان صاحب۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! پہلے تو stunting growth کے بارے میں کسی کو کوئی خاص علم نہیں تھا، آپ کو یاد ہو گا کہ وزیراعظم صاحب نے اپنی پہلی یا شاید دوسری تقریر میں اس کا ذکر کیا تھا اور پھر اس پر focus ہوا۔ آج جو مجھے بتایا گیا ہے ان کا تقریباً 150 ارب کا پروگرام ہے اور اس حوالے سے PC-I وزیراعظم صاحب کے سامنے مئی میں پیش ہو چکا تھا، اس پر کام شروع ہو گا۔ انہوں نے جس ادارے کا کہا ہے وہ تو basically World Food Program ہے لیکن اس میں مختلف سکیمیں ہیں، جیسا کہ انہوں نے adolescent nutrition کی بات کی ہے اور parents counselling کی بات کی ہے تو اس پر تو مختلف workshops وغیرہ ہوتی رہتی ہیں۔ عملی بات کرتے ہیں وہ بات کرتے ہیں جو ground پر موجود ہے، میں آپ کو خیالی بات نہیں بتاؤں گا، اگر کوئی ماں BHU's میں جاتی ہے یا کسی علاقے میں کوئی سیمینار ہو یا وہ ہسپتال جاتے ہیں، وہاں وہ ان سے پوچھتے ہیں اور ان کی awareness کی بھی کوشش کی جاتی ہے، مختلف سکول اور کالجوں میں جہاں پر خاص طور پر بچیاں پڑھتی ہیں وہاں بھی awareness کے پروگرام ہوتے ہیں۔ والدین کے ساتھ interaction ہوتی ہے، جہاں جہاں naturally interaction ہوتی ہے یا پھر کہیں events بھی organize کیے جاتے ہیں۔ جہاں ان کی natural occurrence جہاں ان کی interaction ہو سکے وہ میں نے آپ کو chalk-out کر دی ہیں۔ BHU's, Regional Health Centres or Tehsil Headquarters Hospitals میں normally ہماری دیہی علاقوں کی

خواتین اور مائیں جاتی ہیں وہاں ان کے لیے باقاعدہ پروگرام بھی ہوتے ہیں یا جب وہ جاتی ہیں تو انہیں بتایا جاتا ہے تو یہ ایک continue process ہے جو کہ چل رہا ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی specific suggestion ہے تو یہ بتادیں، اسے ہم عمل میں لے آئیں گے۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔ سینیٹر دنیش کمار صاحب۔ دنیش کمار صاحب کے سوال کے بعد آپ کو موقع دے دیتا ہوں تاکہ اکٹھے ہی جواب دیں۔

سینیٹر دنیش کمار: بہت بہت شکریہ۔ جس طرح malnutrition and stunting کی وجہ سے بچوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ 40% ہیں جبکہ 53% anaemic بچے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ بلوچستان میں یہ تعداد 80% سے اوپر ہے۔ میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ اس حوالے سے بلوچستان کے لیے کیا کوئی خصوصی پروگرام تشکیل دیا گیا ہے۔ ساتھ میں وزیر صاحب سے عرض کروں گا کہ ہم بچوں کی صحت کی بات کرتے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ بچوں کی صحت ان کی ماؤں کے ساتھ وابستہ ہے۔ ہمارے ہاں تو بے چاری مائیں بھی malnutrition کا شکار ہیں تو ان کے بچے اس کا شکار کیسے نہیں ہوں گے۔ بلوچستان کے حوالے سے اگر منسٹر صاحب بتادیں تو مہربانی ہوگی۔ یہ ایک بہت ہی اہم معاملہ ہے اور میں کہوں گا کہ اسے کمیٹی کو بھیجیں کیونکہ بلوچستان میں ابھی بھی جو مائیں بچوں کو دودھ پلاتی ہیں، ان کی صحت بھی بالکل تباہ حال ہے۔

جناب چیئرمین: بہت ہی pertinent question ہے۔ جی ثانیہ نشتر صاحبہ۔

سینیٹر ثانیہ نشتر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اچھا ہوتا کہ یہ سوال احساس کے پاس آجاتا تو اس کا زیادہ بہتر جواب آتا۔ سب سے پہلے تو یہ اہم ہے کہ ہم سمجھیں کہ stunting کیا ہے اور ہوتی کیوں ہے؛ پاکستان میں پچھلی سات دہائیوں میں اس پر کیا کام ہوا ہے، اس کے اہداف کیسے رہے ہیں، اس پر action کیا ہوا ہے اور اب اس حوالے سے کیا ہو رہا ہے۔

Stunting سے مراد یہ ہے کہ بچوں کا قد اپنی عمر کی مناسبت سے مختلف وجوہات کے باعث چھوٹا رہ جاتا ہے۔ اس میں سب سے اہم وجہ خوراک کی کمی ہے جو بچے کی یا اس کی ماں کی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ہم stunting کے متعلق کہتے ہیں کہ it is an issue of deprivation. لہٰذا، غربت، ناخواندگی، گھر میں بچے زیادہ پیدا ہونا، جلدی جلدی pregnancies ہونا، کم عمر کی شادی، اس کے علاوہ گندا پانی، lack of sanitation بار

بار بچے میں بیماریاں ہونا، چھاتی کی بیماریاں ہونا، بار بار diarrhea ہونا، so it is an issue of deprivation. یہ کسی ایک وجہ سے نہیں ہوتا، یہ خالی غربت کی بیماری بھی نہیں ہے۔ جب ہم data دیکھتے ہیں تو یہ صرف lowest quintile یا اب lowest two quintiles میں نہیں ہے، یہ third and fourth quintile میں بھی موجود ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ lack of awareness کا issue بھی ہے۔

اب stunting کا پچھلی سات دہائیوں میں trend کیا رہا ہے؟ پاکستان میں پہلا National Nutrition Survey سن 1965 میں ہوا تھا۔ اس میں جو trends آئے تھے ان میں اور 2018 کے سروے کے trends میں کوئی خاطر خواہ difference نہیں تھا۔ The trend lines of stunting are quite straight. اب سوال یہ ہے کہ stunting کیوں اہم ہے؟ یہ اس لیے اہم ہے کیونکہ بچے کی ذہنی نشوونما، اس کی cognitive development بھی کم رہ جاتی ہے۔ اسی وجہ سے وزیراعظم نے پہلی تقریر میں CT Scan دکھایا تھا۔ جب ہم human capital کی بات کرتے ہیں، human capital development میں stunting کا ایک بہت اہم عمل دخل ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اس digital age میں 60 فیصد wealth of nation, human capital کی وجہ سے ہے، وہ physical capital کی وجہ سے نہیں ہے، وہ natural capital کی وجہ سے نہیں ہے، وہ human capital کی وجہ سے ہے۔ اس لیے stunting کو address کرنا بہت ہی اہم ہے اگر ہم نے آج کی دنیا میں ترقی کرنی ہے۔ اب میں حکومت کے پروگرام کی طرف آجاتی ہوں۔

جناب چیئرمین: میڈم! ابھی question hour ہے، میری گزارش یہ ہے کہ آپ کسی دن ہاؤس میں آکر اپنے colleagues کو بتادیں اور اس معاملے کو کمیٹی میں discuss کرلیں۔

سینیٹر ثانیہ نشتر: چیئرمین صاحب! مجھے صرف تیں سیکنڈ دے دیں۔ حکومت کے main programme کا نام احساس نشوونما ہے۔ آج سے اڑھائی سال پہلے ہم نے یہ on fast track basis conditional cash transfer شروع کیا تھا۔ یہ دنیا کا پہلا

programme ہے جس میں specialized nutrition food, cash transfer کے ساتھ دی جاتی ہے دو سال سے کم بچوں اور حاملہ خواتین کو جو کہ احساس کے لیے eligible ہوتے ہیں۔ میں آپ کو theory اور کہانی نہیں سنا رہی۔ آج اس کے پچاس سینٹرز پاکستان کے پسماندہ ترین اضلاع میں کھل چکے ہیں۔ ہمارے پاس budget execution اور تیاری on track ہے to develop Ehsaas Nashonuma Centres in every district of the country by June 2022. میں سب کو دعوت دیتی ہوں کہ ستارہ مارکیٹ کا جو ہمارا Ehsaas One Window Centre ہے، وہاں جو احساس نشوونما operate ہو رہا ہے، وہاں میں آپ سب کو خود لے جا کر demonstration دوں گی کہ یہ کیا ہے۔ میں دوبارہ emphasize کرنا چاہتی ہوں کہ پاکستان کے پندرہ اضلاع میں پچاس سینٹرز کھلے ہیں اور پاکستان کے ہر ضلع میں یہ سینٹرز جون 2022 تک کھل جائیں گے۔ آپ کا وقت دینے کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب لیڈر آف دی اپوزیشن۔

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: جناب چیئرمین! یہاں معزز منسٹر نے ہمیں بڑی detail میں apprise کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسا موقع ہونا چاہیے، صرف question hour سے satisfaction نہیں ہو سکتی۔ Question hour میں تو yes or no ہی میں جواب ہوتا ہے۔ لہٰذا، اگر کمیٹی میں کوئی briefing session ہو، آپ تشریف لے آئیں اور کمیٹی کو اگر brief کر دیں گے تو ہاؤس brief ہو جائے گا۔ Questions and answers کے وقفے کے دوران اگر ہر آدمی performance of the Government show کرے گا تو اس کے لیے پھر علیحدہ time رکھنا ہوگا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر کیشو بائی، ضمنی سوال کر لیں۔

سینیٹر کیشو بائی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اس جواب میں بتایا گیا ہے کہ 67 اضلاع ہیں جہاں بچے اور خواتین malnutrition کا شکار ہیں۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ 67 اضلاع کون کون سے ہیں کیونکہ ہم نے جب بھی وفاقی وزراء سے سنا ہے تو صرف تھرپارکر کا ہی ذکر سنا ہے۔ انہوں نے بغیر کوئی کام کیے ہمیشہ تھرپارکر پر ہی سیاست کی ہے۔ ہمیں بتایا جائے کہ وہ کون کون سے

اضلاع ہیں؟ ہمیں معلوم ہے کہ خیبر پختونخوا، پنجاب اور بلوچستان میں ایسے کافی اضلاع ہیں جہاں پر تھرپارکر سے زیادہ بدتر حالات ہیں۔

جناب چیئرمین: محترم وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: میں تو ہمیشہ یہ بات کرتا ہوں کہ صحت پر سیاست نہیں کرنی چاہیے۔ میں اس پر purely technical بات کروں گا لیکن میڈم نے اس کو تھوڑا سا political twist دینے کی کوشش کی ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ اٹھارھویں ترمیم کے بعد health ایک صوبائی subject ہے۔ جہاں ہماری حکومت ہے، ہم اپنی صوبائی حکومتوں کے ذریعے اسے implement کروا رہے ہیں۔ آپ کے سامنے جو ابھی Special Assistant ڈاکٹر صاحبہ نے بات کی ہے تو انہوں نے ان صوبوں کی زیادہ بات کی ہے جہاں ہماری حکومت ہے، خیبر پختونخوا، پنجاب یا بلوچستان جہاں ہمارے allies ہیں۔

سندھ کے حوالے سے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ بھی ہمارا صوبہ ہے۔ وفاقی حکومت جتنا کر سکتی ہے، کر رہی ہے اور آئندہ بھی کرے گی لیکن ہماری کچھ limitations ہیں۔ سندھ میں اگر ہم health کے حوالے سے کام کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں صوبائی حکومت کے تعاون کی ضرورت ہو گی۔ مثال کے طور پر جو دس لاکھ روپے کا ہمارا ہیلتھ کارڈ ہے، health facilitation جو کسی بھی غریب پاکستانی کو ملتی ہے، اس کے operation وغیرہ جو جو خرچہ آتا ہے تو اس کی دس لاکھ روپے کی insurance ہے، اس میں ابھی تک ہمیں سندھ کی طرف سے کوئی positive جواب نہیں آیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی طرف سے آنا چاہیے۔ میڈم اس میں lead لیں، میں ان کے ساتھ collaboration میں آجاتا ہوں، مراد علی شاہ صاحب سے اس پر بات کرتے ہیں، ابھی دونوں مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے آخری سوا ڈیڑھ سال رہ گئے ہیں۔ آئیں مل کر سندھ میں اس پر کام کرتے ہیں۔

جہاں تک انہوں نے بات کی ہے، میں ان کو points سارے بتا دیتا ہوں کہ اس وقت آپ کی جو مرکزی حکومت ہے، میں آپ کو headings ہی دے دیتا ہوں تفصیلاً بات اس پر نہیں کرتا۔ ہمارا وفاقی سطح پر Infant and young child feeding کا پروگرام ہے جسے ہم صوبوں کے تعاون سے چلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ breast feeding ہے جو بہت

breast-feeding ہے، even ہم نے یہاں تک کیا ہے کہ پابندی ہے کہ important کے alternatives and supplements allowed نہیں ہیں، میڈیا پر ان کی تشہیر نہیں کر سکتے۔ آخری دو points میں community management and food fortification کے پروگرام ہیں۔ لہٰذا، یہ کافی تفصیل ہے اور جس طرح اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ اس پر اگر ہم نے تفصیل سے بات کرنی ہے تو اس پر علیٰحدہ سے بات کی جائے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ کمیٹی میں ویسے بھی اس کو بھیج دیا ہے، وہاں discussion ہو گی، جس میں تاج حیدر صاحب! آپ بھی چلے جائیں۔ اس سوال پر کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ بالکل سیکرٹری ہیلتھ سندھ کو بھی اس کمیٹی میں بلائیں۔ شکریہ جی۔ سینیٹر مشتاق صاحب۔

*Question No. 84 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state whether it is a fact that Higher Education Commission has abolished the system of private exams for B.A and M.A private students, if so, the reasons thereof?

Mr. Shafqat Mahmood: The information is true to the extent of conducting private exams for BA and MA by universities as per given timelines due the reasons mentioned below;

As part of HEC's efforts to align Pakistani higher education system at par with international standards and transformation towards quality higher education system, following have been introduced in chronological order;

i. The HEC task force recommended to start 4-year BS programs in the year 2004. Accordingly, the universities / HEIs were conveyed the importance of launching BS- four years program along with guidelines regarding

the structure, semester-wise breakup, and program offerings. Annex A, B & C.

ii. HEC Semester Guidelines were developed and circulated initially in 2008 and onwards revised in 2013 and 2016. Annex-D.

iii. Comprehensive guidelines regarding offering of Associate Degree as an alternative to conventional BA/BSc/B.Com or equivalent were introduced and circulated in 2011 Annex-E.

iv. Bridging guidelines for BA/BSc/B.Com or equivalent with BS Programs were developed by HEC in 2013 and made part of the National Qualifications Framework of Pakistan developed in 2015 Annex-F.

Accordingly, after a well-thought process the decision regarding phasing-out of two year conventional BA/BSc/B.Com and MA/MSc/ M.Com was taken due to quality concern in March 2017. All the universities were advised to discontinue two-year BA/BSc/B.Com or equivalent and two year MA/MSc/M.Com or equivalent degree programs with effect from 31 December 2018 and 31 March 2021, respectively. However, considering disruptions caused by the Covid-19 pandemic, and to protect the educational career of the students enrolled in such programs, following approval of the Commission, one-time waiver was granted to the BA/BSc/B.Com or equivalent degree holders enrolled in the Academic Year 2019. Accordingly, the timeline for admissions in MA/MSc/M.Com or equivalent programs was adjusted up till June 30, 2022 (Annex-G & H).

Now, as per new policy the students having intermediate qualification may either take admission in two-year Associate Degree (equivalent to 14 years education) or four-year BS/equivalent degree program (equivalent to 16 years education).

In order to provide access to quality higher education for students who are unable to attend the regular classes, HEC has already introduced ODL Policy (Online & Distance Learning Policy) for guidance of Institutions. AIOU and Virtual University are currently providing such programs while many other institutions are moving towards the program offerings in distance learning and virtual mode.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library)

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں نے پوچھا ہے کہ private BA/B.Sc پروگرام ختم کردیے گئے ہیں۔ مجھے جواب دیا گیا ہے کہ 'ہاں، پرائیویٹ BA/B.Sc کے پروگرام ختم کردیے گئے ہیں۔ AIOU یعنی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اور ورچوئل یونیورسٹی online distance learning کررہے ہیں لیکن جو private BA/B.Sc ہوتا تھا، وہ ختم ہوگیا ہے۔ جناب والا! آپ کو معلوم ہے کہ 50% لوگ خطِ غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں اور بہت سارے غریب لوگوں نے privately امتحان pass کر کے competitive examination بھی pass کیے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

سینیٹر مشتاق احمد: جناب والا! میرا سوال ہے کہ جب آپ نے BS کا programme شروع کر دیا تو اس کے ساتھ ساتھ private کیوں نہیں شروع کیا، آپ نے اس کی آڑ میں private BA, BSc کیوں ختم کر دیا؟ دوسری بات یہ ہے کہ online distance

learningاور private تعلیم میں فرق ہے، online regular تعلیم ہے لیکن وہ صرف online ہے، آپ نے private تعلیم کے دروازے کیوں بند کر دیے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی وزیرِ مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین ! میں اس کا جواب پہلے بھی دے چکا ہوں جو comprehensive تھا۔ یہ 2004 policy میں بنی، لوگ privately BA, MA کرتے تھے، ان کے پاس بالکل ایک سہولت تھی اور آپ نے یہ بات بھی درست کی کہ ان میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو private BA کرکے competitive examination CSS, PCS or judiciary کے examination بھی pass کرتے تھے۔ 2004 میں اس پر ایک سوچ develop ہوئی اور اس کے بعد یہ تیسری، چوتھی سیاسی حکومت ہے جو اس policy کو لے کر چل رہی ہے۔ اب تو یہ تقریباً implementation کی آخری stages پر ہے بلکہ اب صرف وہ لوگ BA, MA کر رہے ہیں جن کے کچھ papers رہ گئے ہیں otherwise نئے نہیں ہو رہے۔

اس کی basic وجوہات یہ تھیں جیسے میں نے شروع میں ایک سوال کے جواب میں عرض کیا تھا کہ لوگ degree پر degree لے رہے تھے، جب آپ صرف ایک کتاب سے پڑھ کر exam pass کرتے ہیں اور آپ کا teacher سے کوئی interaction نہیں ہوتا، آپ ایک degree تو لے لیتے ہیں لیکن آپ کی علمی استعداد develop نہیں ہوتی۔ جناب عبداللہ جان ثانی مرحوم، اللہ انہیں جنت نصیب کرے، وہ میرے شفیق استاد تھے اور بڑے وکیل بھی تھے، وہ کہتے تھے کہ 'no knowledge without college', اس لیے teacher سے interaction ضروری ہے۔ مشتاق صاحب! اس میں ایسا نہیں ہے کہ دروازے بند ہو گئے، دروازے اب بھی کھلے ہیں لیکن اس کا طریقہ کار یہ کر دیا ہے کہ آپ نے online یہ کرنا ہے، آپ نے اپنے teacher سے ایک minimum level of interaction رکھنا ہے۔ پہلے two universities تھیں، جن کے متعلق ہم نے ایک سوال کے جواب میں آپ کو بتایا، اب یہ پانچ تک پہنچ گئی ہیں، جن کی details میں آپ کو بتاؤں گا جس کا میں نے آپ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ کون سی ہیں۔ ان میں ایک تو مجھے یاد ہے کہ پشاور یونیورسٹی جو پشاور کی سب سے بڑی یونیورسٹی

ہے۔ اس وقت ملک میں five universities ایسی ہیں جو online سہولت دے رہی ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ ان کی تعداد بہت کم ہے، یہ زیادہ ہونی چاہییں۔

جناب والا! آپ کسی بھی وقت online ہو سکتے ہیں، آپ کے teacher سے آپ کا interaction ہو گا، آپ recording کے ذریعے اپنے teacher کے sessions بھی دیکھ سکتے ہیں لیکن آپ کا کچھ نہ کچھ interaction تو ہونا چاہیے۔ آپ کی technical والی بات صحیح ہے کہ لوگ privately degrees حاصل کر لیتے تھے۔ اس پر شاید یہ سوچا گیا کہ minimum level of interaction with the teacher is necessary. وہ یہ کرتے تھے کہ سال کے شروع میں جا کر admission حاصل کر لیا، سال کے آخر میں جا کر کسی کے بھی notes کی photocopy لے کر exam pass کر لیا، درمیان میں teacher سے کوئی رابطہ نہیں، degree آپ کے پاس ہے لیکن علمی استعداد نہیں ہے۔ اگر آپ کی استاد کے ساتھ بیٹھک ہی نہیں ہے تو آپ کا knowledge develop کیسے ہو گا؟ اس کا راستہ بند نہیں ہوا، اسے دوسرا راستہ دے دیا ہے کہ اب وہ through distance learning یہ کر سکتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان صاحب۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! محترمہ ثانیہ نشتر صاحبہ نے ایک بات کی تھی۔۔۔

جناب چیئرمین: اگر آپ اسی پر سوال کر لیں، question hour ہے، آپ کے باقی ساتھیوں کے سوالات بھی ہیں۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: جناب والا! میں اس کو تھوڑا explain کرنا چاہتا ہوں۔ وہ کہتی ہیں کہ بچے اس وجہ سے چھوٹے قد اور کمزور رہ جاتے ہیں، اس پر میں کہتا ہوں کہ بچوں کی پیدائش جلدی جلدی ہونی چاہیے۔ ہمارے صوبے اور خصوصاً قبائل میں ہر سال بچہ پیدا ہوتا ہے، اس کا قد بھی ہوتا ہے۔ ان کو کیا خوراک ملتی ہے، یہی دال، سبزی وغیرہ ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے، اب آپ اس پر تقریر نہ کریں، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر ہدایت اللہ خان: جناب والا! ضمنی سوال پر مشتاق صاحب نے جو کہہ دیا وہی کافی ہے۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔ عرفان الحق صدیقی صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: شکریہ، جناب چیئرمین! معزز علی محمد خان صاحب نے کہا ہے کہ کوئی پابندی نہیں ہے لیکن پابندی ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کوئی آدمی privately BA, MA نہیں کر سکتا۔ یہ قدغن اس وقت لگائی جائے جب ریاست تمام تر سہولتیں دے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب والا! میرا سوال ہے کہ اس معاملے کو بھی ہماری کمیٹی میں بھیجیں۔

جناب چیئرمین: ہر چیز کو کمیٹی میں نہ بھیجیں، آپ نے جو سوال کرنا ہے وہ ان سے پوچھیں۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب والا! میرا سوال ہے کہ اس پابندی کی وجہ سے جو لوگ محروم رہ گئے ہیں، ان کی تعلیم کا آپ کے پاس کیا وسیلہ ہے؟ جناب والا! بڑے بڑے لوگ، اے کے بروہی جیسے لوگ، چوہدری محمد علی جو ہمارے وزیراعظم رہے ہیں، میں نے ان کا interview پڑھا کہ وہ رات کو کھمبے کی light میں بیٹھ کر پڑھتے اور private exams دیتے تھے۔ اس لیے اسے کیوں ختم کیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی علی محمد خان صاحب۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! میں بصد احترام عرض کروں گا کہ جب قوم کی حالت یہ ہو جائے کہ اس کے لیڈران خوشی کے لیے، سیر کے لیے، صحت کے لیے، business کے لیے ملک سے باہر جائیں، جن کے بچوں کی universities باہر ہوں، جن کے ہسپتال باہر ہوں، جن کے کاروبار باہر ہوں وہ پاکستان کے غریب آدمی کی بات کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ان کے سوال کا جواب دیں۔

(مداخلت)

جناب علی محمد خان: جناب والا! جن لوگوں کو پاکستان کے بچوں کی تعلیم کی بڑی فکر ہے، پہلے وہ اپنے لیڈران کو تو ملک میں لائیں، اپنے پیسے تو لے کر آئیں، اپنا علاج تو یہاں کروائیں۔ میں ہمیشہ technical سوال کا technical جواب دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب علی محمد خان: جناب والا! میں بھی ایک سیاسی کارکن ہوں، میں حق بات کروں گا۔ مجھے بتائیں آپ کی پانچ سال حکومت گزری ہے، international standards کی کوئی ایک university بنائی گئی، international standards کا کوئی ایک medical college بنایا گیا ہے؟ تعلیم پر آپ نے کوئی investment کی ہے؟

جناب چیئرمین: آپ براہ مہربانی اس پر جواب دیں، اسے دوبارہ شروع کرنے کی policy ہے یا نہیں ہے؟

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! میں نے simple سی بات کی، استاد محترم سے بصد احترام بات کی کہ دروازے بند نہیں ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: افنان صاحب! سن لیں، جی۔

جناب علی محمد خان: جناب والا! عمران خان نے چندہ کر کے اپنے آبائی علاقے میں NUML University بنائی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: چلیں آپ اپنے استاد محترم کے سوال کا جواب دیں۔

جناب علی محمد خان: آپ کے لیڈر تین مرتبہ وزیراعظم بنے، کوئی ایک نام بتادیں۔ میرے لیڈر نے تو سرکار کے خرچ کی بجائے چندہ کر کے اپنے آبائی علاقے میں یونیورسٹی بنائی ہے۔ آپ نے اپنے آبائی علاقے کا مال باہر launder کر دیا اور ہمیں lecture دے رہے ہیں۔ جناب والا! میں نے استاد محترم کو بتایا کہ یہ بند نہیں ہے۔ یہ خود استاد ہیں، یہ خود اس بات کو مانیں گے کہ student and teacher کا relation ضروری ہے۔ اگر ایک student پورا سال teacher سے نہیں ملتا، وہ شروع میں داخلہ لیتا ہے اور سال کے آخر میں کسی کی photocopy پر چھاپہ مار کر exam دیتا ہے اور نمبر لے کر کہتا ہے کہ اب مجھے bureaucrat بنادیں، مجھے جج بنادیں۔ ہم نے یہ نہیں سوچا تھا، یہ ایک deliberate thinking ہوئی، 2004 میں PML (Q) کی حکومت تھی، اس کے بعد پیپلز پارٹی کی حکومت

آئی، ان کے بعد میاں نواز شریف صاحب کی آئی اور اس کے بعد ہماری حکومت آئی۔ یہ 2004 میں plan کیا گیا کہ BA, MA کا پرانا نظام ختم کرکے BS and MS کریں گے، BS fourteen years of education ہو گا اور MS sixteen years of education ہو گا جس میں آپ نے student teacher relation رکھنا ہے۔ اس وقت بھی کچھ learning ہو رہی ہے۔ Allama Iqbal University, International Islamic University and Peshawar University نے بھی start کیا ہوا ہے۔ آپ یہ تجاویز دیں کہ اسے مزید کہاں کہاں start کریں۔ میرے خیال میں ہمیں اس کو مزید start کرنا چاہیے۔ آپ اب بھی privately پڑھ سکتے ہیں لیکن through distance education پڑھ سکتے ہیں، گھر میں بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی شکریہ۔ قائد حزب اختلاف۔

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: جناب چیئرمین! انہوں نے سوال کا جو جواب دیا ہے، پاکستان میں صرف two universities ہیں جو distance learning کر سکتی ہیں۔ میرا background from education ہے چونکہ ہمارے جدِامجد نے from 1838 education spread کی اور اس میں بہت سارے قابل لوگ produce ہوئے ہیں even جو private exams دیتے ہیں۔ اس لیے اس پر پابندی نہیں ہونی چاہیے، اس پر opportunities ملنی چاہییں، صرف two universities سے کام نہیں چل سکتا۔

Mr. Chairman: Next Question No.85, Senator Ejaz Ahmad Chaudary. Senator Ejaz Ahmad Chaudary.

*Question No. 85 Senator Ejaz Ahmad Chaudhary: Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state:

(a) whether it is a fact that article 251 of Constitution of Pakistan is related with the enforcement of Urdu as official language;

(b) whether it is also fact that Supreme Court in its judgment on 8th September 2015 declared that enforcement of Urdu as an official

language in Government offices and the report of its enforcement should be submitted within three months in Supreme Court, if so, the reasons for not implementing the judgment of the Court so far; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to enforce Urdu as official language in Government offices in light of said Constitutional provision and Judicial orders, in near future, if so, when?

Mr. Shafqat Mahmood: (a) The Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973.

National Language

Article 251:

(1) The National language of Pakistan is Urdu, and arrangements shall be made for its being used for official and other purposes within fifteen years from the commencing day.

(2) Subject to clause (1), the English language may be used for official purposes until arrangements are made for its replacement by Urdu.

(3) Without prejudice to the status of the National language, a Provincial Assembly may by law prescribe measures for the teaching, promotion and use of a provincial language in addition to the national language.

(b) The important point of the honorable Supreme Court of Pakistan judgment on constitution petitions 56/2003 and 112/2012 are as under (dated: 8-September-2015):

"19. Therefore, bearing in mind the constitutional commands in Articles 5 and 251 reproduced above and noting the inaction and failure of successive governments to implement this important provision, we have no option but to order as under:

i. the provisions of Article 251 shall be implemented with full force and without unnecessary delay by the Federal and Provincial Governments;
ii. the time-lines (given in letter dated 06-07-2015 reproduced above) which are given by the Government itself must be considered for implementation by the Government in line with Article 251 for implementation;
iii. the Federal Government as well as Provincial Governments should coordinate with each other for uniformity in the "rasmulkhat" for the National language;
iv. Federal as well as provincial laws should be translated in the National languages within three months;
v. statutory, regulatory and oversight bodies shall take steps to implement Article 251 without unnecessary delay and also ensure compliance by regulatees;
vi. in the competitive examinations at Federal level the recommendations of Government bodies noted above, should be considered by the Government for implementation without unnecessary delay;

vii. Judgments in cases relating to public interest litigation and judgments enunciating a principle of law in terms of Article 189 must be translated in Urdu and should be published in line with Article 251 of the Constitution;

viii. In Court Cases Government departments should make all reasonable efforts to submit their replies in Urdu to enable citizens to effectively enforce their legal rights;

ix. if, subsequent to this judgment, any public bodies or public officials continue to violate the constitutional command contained in Article 251, citizens who suffer a tangible loss directly and foreseeably resulting from such violation shall be entitled to enforce any civil rights which may accrue to them on this account."

(c) The federal government has already taken the remarkable steps even before the directives of the Honorable Supreme Court referred judgment dated: 8-September-2021, as per the constitution of Pakistan.

To give due honor to the national language and give a national touch to his official engagements, Prime Minister has directed that all functions, meetings and other programmes to be arranged for him be held in the Urdu language.

A letter No. 1916/M/SPM/2021, issued by the Prime Minister Office (PMO) on June 3 with the signature of Principal Secretary to the PM says:

> "The prime minister has been pleased to desire that henceforth all the programmes

events/ceremonies, arranged for the prime minister, shall be conducted in the National (Urdu) language.

2. Further necessary action to implement the above directions of the prime minister shall be taken by all concerned accordingly."

The Honorable Prime Minister has already accorded the approval for the ten points agenda under section 251 of constitution of Pakistan, on 6th July 2015 as under:

1. All the departments (govt. and semi-govt.) working under the administrative control of the Federation will publish Urdu translation of their policies within 3 months.
2. All the administrative departments (govt. and semi-govt.) working under the administrative control of the Federation will publish Urdu translation of all laws within 3 months.
3. All the departments (govt. and semi-govt.) working under the administrative control of the Federation will publish Urdu translation of all kind of forms along with English within 3 months.
4. Sign Boards in both Urdu and English will be displayed at all places of public importance i.e. courts, police stations, parks, educational institutions, banks etc. for the guidance of the general public within 3 months.
5. All the documents of passport office, income tax department, AGPR, Auditor General of Pakistan, WAPDA, Sui Gas, Election

Commission of Pakistan including Driving Licenses and Utility bills will be provided in Urdu within 3 months. All the contents of passport will be given in Urdu and English.

6. All the departments (govt. and semi-govt.) working under administrative control of the federal government will host their websites in both Urdu and English.
7. All the sign boards fixed along road sides of highways and small roads will be installed in both Urdu and English for the guidance of general public within 3 months.
8. Proceedings of all the official ceremonies/ receptions will be initiated in Urdu in due course of time within 3 months.
9. President, Prime Minister and all federal Govt. representatives/ officers will deliver their speeches in Urdu within and out of country. This process will be started gradually within 3 months.
10. National Language Promotion Department will be given main focus with respect to implementation and promotion of Urdu, so that the obstacles in the way of accomplishment of this national objective can be removed effectively at the earliest possible.

Mr. Chairman: Next Question No. 86, Senator Zeeshan Khan Zada.

*Question No. 86 Senator Zeeshan Khan Zada: Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state that:

(a) whether it is a fact that the administration of Federal Directorate of Education and its schools / colleges has been assigned to Metropolitan Corporation Islamabad (MCI); and

(b) whether it is also a fact that the resultant current agitation of teachers is affecting educational activities in ICT, if so, the steps taken; being taken for resumption of educational activities in school / colleges under the administrative control of F.D.E?

Mr. Shafqat Mahmood: (a) The Islamabad Capital Territory Local Government Ordinance, 2021 promulgated on 23rd November, 2021 places the Federal Directorate of Education (FDE) and its educational institutions under the Administrative control of the Mayor Metropolitan Corporation, Islamabad (MCI) as per provisions of Section 166.

b. Teaching and non-teaching staff have raised their concern against the promulgation of the Ordinance, including agitation of their concern before the parliament House, Islamabad. All Educational institutions under the control of FDE were directed to resume the curricular and co-curricular activities *vide* Circular No. F. 1-22/2021 (Adom) FDE dated 2nd December, 2021 (Annex-I) which has been complied and the educational activities have resumed. However, employees of FDE are still protesting in different forms and want to be the part of Ministry than MCI.

Annex-I

MOST IMMEDIATE

No.F.1-22/2021 (Admn) FDE
GOVERNMENT OF PAKISTAN
FEDERAL DIRECTORATE OF EDUCATION
*****

Islamabad, the 2nd December, 2021

CIRCULAR

It has been observed with concern that academic activities are suspended / affected adversely in the educational institutions as a result of the recent protest on account of introduction of new ordinance and detachment of 33-model and FG colleges from FDE and their placement under the Federal College of Education, H-9, Islamabad.

2. Keeping in view of the academic loss already caused by the prolonged closure of educational institutions due to covid-19 and the recent opening of institutions, it is advised that the Head of Institutions should maintain the normal educational activities in the institutions in the best interest of children and organization. If there are any grievances, the same should be negotiated at appropriate level of management.

3. Therefore, all the Head of Institutions are advised to restore the academic activities henceforth to avoid further academic loss, please.

4. This is issues with the approval Director General (Edu).

(ABDUL WAHEED)
Director (Schools)

All the Heads/ Principal of Educational Institutions,
Federal Directorate of Education,
Islamabad.

Copy to:-

1. PSO to Minister, Federal Education and Professional Training
2. PS to the Secretary, M/o Federal Education and Professional Training
3. PS to the Add. Secretary, M/o Federal Education and Professional Training
4. PS to the Joint Secretary- FE, M/o Federal Education and Professional Training
5. PS to D.G. (Edu).
6. All Directors, FDE.
7. All AEOs.
8. AD (IT), FDE.
9. Circular file.

Mr. Chairman: Any supplementary? Welcome Sherry Rehman Sahiba!

ماشاءاللہ ان کا Corona negative ہو گیا اور ایوان میں آ گئیں ہیں، welcome جی۔ جی ضمنی سوال۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب چیئرمین! میرا سوال تھا کہ اسلام آباد کے تمام schools and colleges کا administrative control Office of the Mayor, Metropolitan Corporation of Islamabad کو دے دیا گیا ہے۔ اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کی policy making Ministry of Education کے پاس رہ گئی ہے اور administrative control انہیں دیا ہے جو میرے خیال میں ان کے پاس ہونا بھی چاہیے لیکن اگر اس کی کوئی اور وجوہات ہوں تو وہ بھی بتادیں۔

جناب چیئرمین: جی وزیرِ مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: چیئرمین صاحب! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں بھی Honourable Senator Sherry Rehman Sahiba کو welcome کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور سب کو صحت دے۔

جناب چیئرمین: آمین۔

جناب علی محمد خان: اس وقت omicron بہت پھیل رہا ہے اس لیے سب احتیاط بھی کریں۔ ذیشان صاحب نے جو بات کی ہے تو سب سے پہلے تو جو Minister for Education, Shafqat Mehmood Sahib ہیں وہ کیونکہ خود man of pen ہیں اور اخبارات میں بھی لکھتے رہے ہیں، پڑھے لکھے آدمی ہیں، ان کا یہ اقدام تھا کہ Minister for Planning, Mr. Asad Omar جو اسلام آباد سے MNA بھی ہیں، ان سب کی deliberate سوچ تھی کہ اگر آپ نے صحیح معنوں میں Local Government کو empower کرنا ہے تو ان لوگوں کو education and health میں کچھ نہ کچھ اختیار دینا ہوگا۔ یہ وہی issue جس پر ہماری جماعت اور جماعت اسلامی بالخصوص، MQM اور کسی حد تک مسلم لیگ (ن) بھی کراچی میں سراپا احتجاج ہے کہ وہاں پر بلدیاتی سسٹم میں Mayor برائے نام بیٹھا ہوا ہے، نہ ایجوکیشن میں کچھ کر سکتا ہے اور نہ health and sanitation میں

کچھ کر سکتا ہے۔اس سوچ کے تحت میں ذیشان صاحب کو کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کی حکومت نے یہ سوچا کہ MCI بنے گا اور عوام کے ووٹ کے ساتھ جو آدمی Mayor بنے گا اور وہ ہماری جماعت کا ضروری نہیں ہے بلکہ کسی بھی جماعت کا ہو سکتا ہے اس کو ہم نے اس میں کچھ نہ کچھ اختیار دیا ہے۔ Policy making, Education Ministry کے پاس رہے گی، management میں بھی ان کو کچھ نہ کچھ اختیار دیا ہے جس پر کچھ مذاکرات اور discussions بھی ہوئیں اور احتجاج بھی ہوا جس سے میں انکار نہیں کرتا۔ہم ان کے ساتھ direct رابطے میں بھی ہیں اور ہماری meetings بھی ہوئی ہیں اور اسے ان شاءاللہ بخیر و خوبی حل کر لیا جائے گا لیکن سوچ positive تھی کہ Mayor کو بااختیار بنایا جائے کیونکہ جس کو ووٹ ملتے ہیں اسے ہی اپنے علاقے کے بچوں کی اور ان کی ایجوکیشن کی بہت زیادہ فکر ہونی چاہیے۔

Mr. Chairman: Senator Faisal Javed! supplementary please.

سینیٹر فیصل جاوید: یہ اچھی بات ہے کہ اختیارات نچلی سطح تک منتقل ہو رہے ہیں اور اچھی بات ہے کہ مقامی حکومتوں کے پاس جتنے زیادہ اختیارات ہوں لیکن اس پر ایک supplementary question یہ ہے کہ جب تک وہ نظام آتا نہیں ہے اور فعال نہیں ہوتا اس وقت تک یہ gap کیسے address کریں گے، ایک vacuum ہے اس کو کیسے fill کریں گے، اس دن بھی اس پر بات ہوئی تھی، اگر اس کا جواب دے سکیں۔

جناب چیئرمین: جب تک Mayor نہیں آتا، اسے کیسے دیکھ رہے ہیں جی؟

جناب علی محمد خان: بہت simple سی بات ہے کہ جب تک Mayor نہیں آتا اس وقت تک ہماری منسٹری اس کو دیکھ رہی ہے۔جب Mayor آئے گا اور full charge لے گا اس کے بعد اس کو دیکھ لے گا۔میں اس پر یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اسے پارلیمنٹ میں deliberate کریں، اپنی رائے بھی دیں کہ اگر ہم نے Mayor کو بٹھانا ہے تو کیا ایک شخص کو برائے نام بیٹھا دینا ہے یا اس کو کچھ empower بھی کرنا ہے تاکہ ہمارے بچوں کی ہیلتھ اور ایجوکیشن اور اس کے علاوہ sanitation اور پانی کے مسائل کو بھی حل کر سکے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری سوال۔ایجوکیشن والا سوال چل رہا ہے۔جناب! اگر دو منٹ سپلیمنٹری کرلوں، اس کے بعد پلیز، شکریہ۔انہوں نے شروع میں law and order پر پانچ منٹ discussion بھی کی تھی۔

Honourable Senator Mushtaq Sahib.

*Question No. 87 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development be pleased to state the total number of Pakistanis sent abroad by the Government of Pakistan for employment during last three years indicating sector / field and country-wise breakup?

Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development: It is informed that 11,39,369 emigrants were registered with Bureau of Emigration and Overseas Employment (BE&OE) for employment abroad during the last three years. The details with Category-wise & Country-wise breakup is placed at Annex-A & Annex-B, respectively.

Annex-A

STATEMENT SHOWING NUMBER OF PAKISTANI WORKERS REGISTERED BY FOR EMPLOYMENT ABROAD DURING THE PERIOD 2019-2021 (upto December)

S.#.	CATEGORIES	2019			2020			2021			Total
		Through BE&OE	Through OEC	Total	Through BE&OE	Through OEC	Total	Through BE&OE	Through OEC	Total	
1	Accountant	4802	2	4804	1334	0	1334	2190	0	2190	8328
2	Agriculturist	6264	0	6264	666	0	666	738	0	738	7668
3	Artist	703	0	703	23	0	23	63	0	63	789
4	Blacksmith	1388	0	1388	341	0	341	1078	0	1078	2807
5	Cable Jointer	815	0	815	10	0	10	8	0	8	833
6	Carpenter	13769	0	13769	3213	0	3213	4168	0	4168	21150
7	Clerk/Typist	7105	1	7106	2294	0	2294	2005	0	2005	11405
8	Comp/Analyst	1846	3	1849	501	0	501	809	0	809	3159
9	Cook	7136	0	7136	2470	0	2470	3439	0	3439	13045
10	Denter	1361	0	1361	46	0	46	89	0	89	1496
11	Designer	888	1	889	102	0	102	182	0	182	1173
12	Doctor	1636	42	1678	1130	93	1223	1451	240	1691	4592
13	Draftsman	1100	0	1100	125	0	125	569	7	576	1801
14	Driver	182920	12	182932	78531	0	78531	37884	0	87884	347347
15	Electrician	15166	1	15167	4811	0	4811	7103	0	7103	27081
16	Engineer	6070	3	6073	1996	0	1996	2640	0	2640	10709
17	Fitter	9135	1	9136	2403	0	2403	3526	0	3526	15065
18	For/Supervisor	7734	2	7736	2553	0	2553	4336	0	4336	14625
19	Goldsmith	1002	0	1002	38	0	38	66	0	66	1104
20	Labourer	242811	517	243328	94917	54	94971	113781	70	113851	452150
21	Manager	8647	6	8653	3042	1	3043	4283	0	4283	15979
22	Mason	19590	19	19609	4973	0	4973	9123	0	9123	33705
23	Mechanic	9002	4	9006	2188	0	2188	4887	0	4887	16081
24	Nurse	337	0	337	148	273	421	599	1189	1788	2546
25	Operator	7202	1	7203	2054	0	2054	3712	0	3712	12969
26	Painter	7818	0	7818	1905	0	1905	2658	0	2658	12381
27	Pharmacist	1121	0	1121	67	0	67	66	0	66	1254
28	Photographer	173	0	173	10	0	10	15	0	15	198
29	Plumber	7124	1	7125	1025	0	1025	1552	0	1552	9702
30	Rigger	1990	0	1990	705	0	705	926	0	928	3625
31	Salesman	9430	3	9433	2620	0	2620	3550	0	3550	15603
32	Secr/Stenographer	148	0	148	0	0	0	0	0	0	146
33	Steel Fixer	9291	0	9291	1269	0	1269	1225	0	1225	11785
34	Storekper	883	1	884	117	0	117	146	0	148	1147
35	Surveyor	560	0	560	158	0	158	352	0	352	1070
36	Tailor	1971	0	1971	653	0	653	895	0	895	3519
37	Teacher	861	48	909	269	12	281	490	2	492	1682
38	Technician	16890	5	16895	5699	75	5774	11751	124	11875	34544
39	Waiter/Bearer	2682	0	2682	851	0	851	1384	0	1384	5117
40	Welder	5634	0	5634	1250	0	1250	2909	0	2909	9793
41	Others	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0
	TOTAL:-	625203	673	625876	224705	508	225213	286648	1632	288280	1139369

Annex-B

STATEMENT SHOWING NUMBER OF PAKISTANI WORKERS REGISTERED FOR EMPLOYMENT ABROAD DURING THE PERIOD 2019-2021 (upto December)

COUNTRY WISE

S.#	Countries	2019			2020			2021			Total
		Through BE&OE	Through OEC	Total	Through BE&OE	Through OEC	Total	Through BE&OE	Through OEC	Total	
1	Saudi Arabia.	332713	51	332764	136339	37	136376	155771	6	155777	624917
2	U.A.E.	211216	54	211270	53676	0	53676	27442	0	27442	292388
3	Oman.	28391	13	28404	10336	12	10348	38349	1	38350	77102
4	Qatar.	19327	44	19371	7421	1	7422	37985	2	37987	64780
5	Bahrain.	8189	0	8189	7843	0	7843	12977	0	12977	29009
6	Kuwait.	126	0	126	15	404	419	54	1553	1607	2152
7	South Korea.	25	493	518	15	49	64	28	63	91	673
8	Malaysia.	11323	4	11327	2296	5	2301	106	0	106	13734
9	China.	1252	0	1252	298	0	298	607	0	607	2157
10	Algeria.	118	0	118	4	0	4	4	0	4	126
11	Angola.	29	0	29	25	0	25	20	0	20	74
12	Azerbaijan	45	0	45	12	0	12	4	0	4	61
13	Brunei.	187	0	187	32	0	32	7	0	7	226
14	Cameroon.	33	0	33	1	0	1	0	0	0	34
15	Croatia.	4	0	4	4	0	4	3	0	3	11
16	Cyprus.	970	0	970	175	0	175	1961	0	1961	3106
17	Gabon.	0	0	0	0	0	0	1	0	1	1
18	Gen-Island.	2	0	2	0	0	0	0	0	0	2
19	Germany	303	0	303	170	0	170	325	0	325	798
20	Greece.	1	0	1	1	0	1	15	0	15	17
21	Guinea.	26	0	26	8	0	8	25	0	25	59
22	Hong Kong.	60	1	61	52	0	52	52	0	52	165
23	Iran.	24	0	24	20	0	20	74	0	74	118
24	Iraq.	2306	0	2306	1177	0	1177	2819	0	2819	6302
25	Italy.	20	0	20	6	0	6	77	0	77	103
26	Japan.	391	0	391	356	0	356	17	0	17	764
27	Jordan.	205	0	205	54	0	54	334	0	334	593
28	Kenya	25	0	25	34	0	34	19	0	19	78
29	Lebanon.	12	0	12	1	0	1	7	0	7	20
30	Libya.	17	0	17	13	0	13	86	0	86	116
31	Morocco..	3	0	3	0	0	0	12	0	12	15
32	Nigeria.	105	0	105	61	0	61	128	7	135	301
33	Sierra Leone	7	0	7	0	0	0	1	0	1	8
34	Singapore.	82	0	82	37	0	37	21	0	21	140
35	Somalia.	71	0	71	73	0	73	215	0	215	359
36	South Africa.	104	0	104	16	0	16	31	0	31	151
37	Spain.	208	0	208	384	0	384	448	0	448	1040
38	Sudan.	630	0	630	263	0	263	315	0	315	1208
39	Sweden.	88	0	88	42	0	42	71	0	71	201
40	Switzerland	24	0	24	17	0	17	13	0	13	54
41	Syria	1	12	13	0	0	0	0	0	0	13
42	Tanzania.	36	0	36	24	0	24	42	0	42	102
43	Tunisia.	10	0	10	7	0	7	3	0	3	20
44	Turkey.	66	0	66	62	0	62	160	0	160	288
45	Turkmenistan.	11	0	11	0	0	0	0	0	0	11
46	U.K.	903	0	903	804	0	804	1034	0	1034	2741
47	U.S.A.	505	0	505	253	0	253	551	0	551	1309
48	Uganda.	119	0	119	31	0	31	42	0	42	192
49	West Africa.	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0
50	Yemen.	21	0	21	26	0	26	63	0	63	110
51	Zambia.	32	0	32	18	0	18	24	0	24	74
52	Others	4837	1	4838	2203	0	2203	4305	0	4305	11346
	Total:	625203	673	625876	224705	508	225213	286648	1632	288280	1139369

Mr. Chairman: Supplementary please.

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں نے پوچھا ہے کہ گزشتہ تین سالوں میں کتنے Overseas Pakistanis گئے ہیں اور مجھے بتایا گیا ہے کہ 11 لاکھ پاکستانی باہر ملازمت کے سلسلے میں گئے ہیں۔ یہاں ایک کروڑ نوکریاں ساڑھے تین سالوں میں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب! آپ ابھی سیاسی بات کر رہے ہیں، سیدھا سیدھا سوال کریں ورنہ وہ بھی سیاست شروع کر دیں گے۔

سینیٹر مشتاق احمد: سیدھا سیدھا سوال یہ کر رہا ہوں کہ 29 ارب ڈالر remittances, overseas Pakistanis نے بھیجے ہیں۔11 لاکھ پاکستانی آپ نے بیرون ملک بھیجے، کتنے لوگوں کی نوکریاں ختم ہوئیں اور وہ واپس آ گئے، ان کی کیا تعداد ہے، ایک تو یہ بتائیں۔ دوسرا تقریباً دس ہزار پاکستانی لوگ باہر ممالک میں جیلوں میں ہیں جن میں بڑی تعداد سعودی عرب اور UAE کی جیلوں میں ہے۔اس حوالے سے حکومت ان overseas کے لیے کیا کر رہی ہے جنہوں نے 29 ارب ڈالر کی remittances بھیجی ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Parliamentary Affairs.

جناب علی محمد خان: جناب! بہت سارے پاکستانی overseas خدمت کے لیے چلے گئے ہیں اور وہ ہمارا فخر ہیں، مشتاق صاحب رہ گئے ہیں تو جس وقت بھی یہ چاہیں ہم انہیں بھی full facilitation دینے کے لیے تیار ہیں۔ مشتاق صاحب اگر overseas Pakistani بننا چاہتے ہیں تو ہم انہیں شوق سے facilitate کریں گے۔اس حکومت نے overseas Pakistanis کے لیے جتنا کام کیا ہے اور انہیں جتنا facilitate کیا ہے اور انہیں جتنا حکومت کا حصہّ بنایا ہے، جس پر آپ کی جماعتوں سے بہت سے اعتراضات بھی آئے ان کو اس سسٹم میں لانے کے لیے اور voting rights دلوانے کے لیے جتنا stand Imran Khan Sahib کی حکومت نے لیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی repatriation کے مسائل یا پھر وہ بچے جن کو چین میں تعلیم کے حوالے سے مسائل پیش آئے ان کے لیے بھی کوششیں کی جا رہی ہیں تاکہ وہ اپنی تعلیم کو دوبارہ شروع کر سکیں۔آپ نے تعداد مانگی ہے کہ کتنے لوگ گئے ہیں تو وہ ہم نے آپ کو دے دی ہے۔ ہم نے یہاں پر آپ کو پوری تفصیل دی ہے کہ کس ملک میں پچھلے تین، چار سالوں میں

کتنے لوگ گئے ہیں اور ہمارے کتنے پاکستانی پچھلے تیس، چالیس سالوں سے باہر ہیں اس کی ساری تفصیل بھی دے دی ہے۔ Specific question جتنا مجھے سمجھ میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ جو پاکستانی جیلوں میں موجود ہیں ان کے لیے کیا کچھ کر رہے ہیں تو اس کے لیے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ Ministry of Foreign Affairs and Ministry of Overseas Pakistanis دونوں مل کر کام کرتے ہیں، زیادہ کام Ministry of Overseas Pakistanis کرتی ہے۔

جناب چیئرمین: ابھی کتنے لوگ بے روزگار ہو کر واپس آ گئے ہیں۔

جناب علی محمد خان: جب عمران خان صاحب سعودی عرب کے دورے پر گئے تو انہوں نے وہاں پر Crown Prince Salman Sahib کو بھی درخواست کی جنہوں نے معمولی جرائم میں قید ہمارے پاکستانیوں کو خان صاحب کی درخواست پر چھوڑا، ہمارا مستقل رابطہ رہتا ہے کہ اگر ہمارے کوئی پاکستانی petty crimes میں قید ہیں اور وہ حکومت کے تعاون سے واپس آ سکتے ہیں تو بہت سے لوگوں کو ہم واپس نکال کر بھی لائے ہیں۔ اگر آپ کے پاس ایسے لوگوں کی کوئی لسٹ ہے ---

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ میں پتا کر کے بتاؤں گا کہ کتنے لوگ واپس آئے ہیں۔

جناب علی محمد خان: اگر آپ کے پاس ایسے لوگوں کی کوئی لسٹ ہے جو معمولی جرائم میں وہاں قید ہیں اور ابھی تک نہیں آ سکے تو حکومت سے share کر لیں، ہم کوشش کریں گے کہ ان کو بھی repatriate کیا جائے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی، تشریف نہیں لائی ہیں۔ سینیٹر سیّد علی ظفر، تشریف نہیں لائے ہیں۔ سینیٹر بہرہ مند خان تنگی۔

*Question No. 90 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for the Overseas Pakistanis and Human Resource Development be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Mr. Iftikharullah Qureshi, incumbent Director Works, Workers Welfare Fund, Islamabad has been posted on deputation from Pak PWD;

(b) whether it is a fact that Mr. Qureshi was convicted by NAB in 2015 in a corruption case when he was Assistant Executive Engineer and he did VR of Rs . 750,000 to NAB in that case; and

(c) whether it is a fact that no action has been taken against the officer in compliance of Supreme Court verdict and recently promulgated NAB Amendment Ordinance under which persons who have done voluntary Return (VR) with NAB are disqualified from Government service, if so, reasons thereof?

Minister for the Overseas Pakistanis and Human Resource Development: (a) Mr. Muhammad Iftikhar-Ullah-Qureshi. Executive Engineer (Civil) (BS-18) structure section, Director General office, Pak PWD, Islamabad, Ministry of Housing and Works, Islamabad has been posted in Workers Welfare Funds, Ministry of Overseas Pakistanis & Human Resource Development. Islamabad on deputation basis under section 10 of the Civil Servant Act, 1973 *w.e.f.* 29-04-2021.

(b) The officer availed voluntary return (VR) under Section 25 (A) of the then enforced NAO 1999 (Annex-I) which, as per Mr. Muhammad Iftikharullah Qureshi, was accepted under duress while he was in the physical custody of NAB.

(c) In compliance of honorable Supreme Court's verdict, disciplinary action was initiated against Mr. Muhammad Iftikharullah Qureshi on same charges (charge sheet at Annex-II). After finalization of the disciplinary proceedings, the competent authority

exonerated him of all charges leveled against him (Annex-III).

Annex-I

[3][(f) The Chairman NAB may declare and notify any place as [4][a police station or] a sub-jail at his discretion.]

Voluntary return and plea bargain

[5][25. (a) Notwithstanding anything contained in section 15 or in any other law for the time being in force, where a holder of public office or any other person, prior to the authorization of investigation against him, voluntarily comes forward and offers to return the assets or gains acquired or made by him in the course, or as the consequence, of any offence under this Ordinance, the Chairman NAB may accept such offer and after determination of the amount due from such person and its deposit with the NAB discharge such person from all his liability in respect of the matter or transaction in issue:

Provided that the matter is not *sub judice* in any court of law.

(b) Where at any time after the authorization of investigation, before or after the commencement of the trial or during the pendency of an appeal, the accused offers to return to the NAB the assets or gains acquired or made by him in the course, or as a consequence, of any offence under this Ordinance, the Chairman, NAB, may, in his discretion, after taking into consideration the facts and circumstances of the case, accept the offer on such terms and conditions as he may consider necessary, and if the accused agrees to return to the NAB the amount determined by the Chairman, NAB, the Chairman, NAB, shall refer the case for the approval of the Court, or as the case may be, the Appellate Court and for the release of the accused.

(c) The amount deposited by the accused with the NAB shall be transferred to the Federal Government or, as the case may be, a Provincial Government or the concerned bank or financial institution, company, body corporate, co-operative society, statutory body, or authority concerned within one month from the date of such deposit]

Payment of loans, etc.

[1][**25-A.** [2][(a) Where [3][an accused person has been arrested or is in the custody of NAB or apprehends such arrest or custody for the investigation of the charge against him of committing an offence of willful default on account of non-payment of dues to a bank or financial institution or Co-operative Society, he may at any stage before or after such arrest or before, during or after such custody or investigation apply to the Governor, State Bank of Pakistan for reconciliation of his liability through the Conciliation Committee and the Governor may, if he deems fit, refer the matter to the Conciliation Committee.

(aa) The Governor, State Bank of Pakistan shall constitute one or more Conciliation Committees for the purposes of this Ordinance.

[4][(b) The Conciliation Committee shall consist of a nominee of the Governor, State Bank of Pakistan, being a senior officer of the State Bank well qualified in the profession of banking who shall be the Chairman of the Committee, two nominees of the NAB to be nominated by the Chairman NAB, two Chartered Accountants to be nominated by the Governor, State Bank of Pakistan, one Chartered Accountant to be nominated by the Council of the Institute of Chartered Accountants of Pakistan, Karachi, such nomination on to be obtained by the Governor, State Bank of Pakistan, a Chartered Accountant to be nominated by the [5][accused] and a Chartered Accountant to be nominated by the lender bank or financial institution.

Explanation. - Where the [6][lender] is a consortium or group of banks or financial institutions, the lender means the lead bank or financial institution.

(bb) The Chairman of the Conciliation Committee shall convene the meetings and conduct proceedings of the [7][Conciliation] Committee in the manner he deems fit.

Annex-II

Confidential

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF HOUSING AND WORKS

No.F.11(11)/2007-Admn. Islamabad, the 6th June, 2018.

CHARGE SHEET

1. **WHEREAS,** you Mr. Muhammad Iftikhar Ullah Qureshi, Executive Engineer (Civil) (BS-18) while posted as Assistant Executive Engineer (BS-17) in Project Civil Division, Pak. PWD, Btkhela w.e.f. 03-08-2012 to 27-07-2015 allegedly committed serious irregularities in execution of **"Drinking Water Supply in Dir Upper NA-33"** which constitute inefficiency and misconduct under Government Servants (Efficiency & Discipline) Rules, 1973.

2. **WHEREAS,** the aforesaid allegations, prima-facie show that you were inefficient and grossly negligent in performance of your duties and intentionally failed to safeguard the interest of the Government and it tantamount to misconduct for which you are liable to disciplinary proceedings, as defined under Rules-2(4) and 3(b) of the Government Servants (Efficiency & Discipline) Rules, 1973.

3. **WHEREAS,** the said allegations, prime-facie constitute inefficiency and gross negligence in terms of Government Servants (Efficiency & Discipline) Rules, 1973.

4. **WHEREAS,** it has been decided to hold an inquiry against you under the said rules.

5 **WHEREAS,** the Authority is of opinion that the aforesaid allegations, if established to have been committed by you, would call for imposition of major penalty of dismissal from service specified in rule 4(b)(iv) of Rules ibid.

6. **AND WHEREAS,** Mr. Nazir Ahmed, Executive Engineer, Central Civil Division No.1, Pak. PWD, Peshawar is appointed as Inquiry Officer under rule 5 read with rule 6 of the Rules ibid to conduct proceedings of the inquiry into the aforesaid allegations against you.

7. **NOW, THEREFORE,** you Mr. Muhammad Iftikhar Ullah Qureshi, Executive Engineer, are required under sub rule 2 of rule 6 of the rues to put you defence to Mr. Nazir Ahmed, Executive Engineer, within a fortnight of the issue of this charge sheet. If your reply does not reach within the stipulated period, it shall be presumed that you have nothing to say in your defence and proceeding against you shall be taken, exparte. You may state if you desire to be heard in person.

8. Statement of Allegations is enclosed.

(Jameel Ahmed Khan)
Joint Secretary (Admn) /
Authorized Officer

Mr. Muhammad Iftikhar Ullah Qureshi,
Executive Engineer (QS),
Project Civil Circle,
Pak. PWD, Islamabad.

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF HOUSING AND WORKS

No.F.11(11)/2007-Admn. Islamabad, the 6th June, 2018.

STATEMENT OF ALLEGATIONS

Mr. Muhammad Iftikhar Ullah Qureshi, Executive Engineer (Civil) (BS-18) while posted as Assistant Executive Engineer (BS-17) in Project Civil Division, Pak. PWD, Btkhela w.e.f. 03-08-2012 to 27-07-2015 allegedly committed the following irregularities in execution of **"Drinking Water Supply in Dir Upper NA-33"** which constitute inefficiency and misconduct under Government Servants (Efficiency & Discipline) Rules, 1973. He is, therefore, charged as under:-

i) That he measured 3rd running bill under the Sub-Head "Distribution System" and granted secured advance for Rs. 13488134/- to the Contractor against the material in collaboration with the other team work whereas as per rules of CPWA and D. Code advance to the Contractor as a rules prohibited when there is no concrete requirement. In this case, only payment was required to be made on account of work done whereas he in disregard granted secured advance and measured the work. Due to his negligence secured advance was paid to the Contractor. The measurement was not accordance to the ground realities.

ii) That the contract was awarded to M/s Shoaib Construction on 08-06-2012 with completion period of 09 months but payment of Rs. 50143878/- was made to the Contractor without execution of work. Besides, the Contractor was paid secured advance of Rs. 13488143/- in violation of rules / regulations.

iii) That the NB authorities during initial inquiry established the loss against him of Rs. 750,000/- yet it was running work but the Hon'able Supreme Court of Pakistan directed to initiate disciplinary case against those who enter into VR under Clause-25(A) of NAB Ordinance-1999, therefore, he is allegedly involved in wrong doing while working as Assistant Executive Engineer, therefore, he entered in VR, therefore, he laid down himself before Government Servant (Efficiency & Discipline) Rules, 1973.

2. He is, thereby, liable to disciplinary action under Government Servant (Efficiency & Discipline) Rules, 1973, as such charge sheeted.

(Jameel Ahmed Khan)
Joint Secretary (Admn) /
Authorized Officer

Mr. Muhammad Iftikhar Ullah Qureshi,
Executive Engineer (QS),
Project Civil Circle,
Pak. PWD, Islamabad.

Annex-III

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF HOUSING AND WORKS
****

No.F.11 (11)/2007-Admn-III, Islamabad, the 27th August, 2018.

ORDER

In exercise of the powers conferred under Rule 2(2) of Government Servants (Efficiency & Disciple) Rules, 1973, the competent authority / Secretary Housing and Works Division, on the recommendations of Authorized Officer i.e. Joint Secretary (Admn), has been pleased to exonerate Mr. Muhammad Iftikhar Ullah Qureshi, Executive Engineer (QS)(Civil)(BS-18), Project Civil Circle, Pak. PWD, Islamabad of the charges leveled against him vide Charge Sheets No. F.11(11)/2007-Admn-III dated 06-06-2018 in execution of **"Drinking Water Supply in Dir Upper NA-33".** The period of suspension, if any, shall be treated as period spent on duty.

(Muhammad Adnan Rashid)
Section Officer (Admn-III)

Distribution

1. P.S. to Secretary (H&W).
2. A.P.S. to Joint Secretary (Admn), M/o Housing and Works.
3. The Director General, Pak. PWD, Islamabad.
4. The Director, Budget & Accounts, Pak. P.W.D., Islamabad.
5. The Chief Engineer (North), Pak. PWD, Islamabad.
6. Officer concerned
7. The Section Officer (Confd), Ministry of Housing & Works

Mr. Chairman: Supplementary please.

Minister for Overseas سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب ! میرا سوال سے تھا۔ایک Pakistanis and Human Resources Development آفیسر کے بارے میں تین comprehensive questions کیے ہیں کہ ان کو deputation پر لایا گیا تھا، یہ تو accept کیا ہے کہ 24-4-2021 کو ان کو

deputation پر لائے تھے کیونکہ وہاں پر کوئی اور دوسرا reasonable and qualified officer نہیں تھا لیکن جو میرا دوسرا سوال ہے کہ 2015 میں ان کو کرپشن case میں as an Assistant Executive Engineer گرفتار کیا گیا تھا، پھر اس نے voluntary return and plea-bargain کرکے خود کو release کروایا تو کیا NAB Ordinance اور سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق جو voluntarily return and plea-bargain کرتے ہیں جن کو سزا بھی ہو جاتی ہے اور کیا ان کو دوبارہ نوکری پر لگا سکتے ہیں؟ میں یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ کیوں نوکری پر ہیں اور deputation پر کام کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Parliamentary Affairs.

جناب علی محمد خان: جہاں تک مجھے ان کا سوال سمجھ میں آیا ہے تو تنگی صاحب یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ ایک آفیسر تھا جس کو نیب نے چارج شیٹ بھی کیا اور اس نے VR بھی کیا اس کے بعد شاید یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ وہ اب پوسٹ پر کیوں ہیں؟

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے voluntary return کیا ہے، کچھ ایسی بات ہے۔

جناب علی محمد خان: اگر آپ دیکھیں تو شاید آپ کے سوال کا جواب اس میں ہے بھی that in compliance of Honourable Supreme Court's verdict سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا، ان کے خلاف disciplinary action start کیا گیا، یہ جو بھی افسر تھے لیکن انہیں میں تو ذاتی طور پر نہیں جانتا مگر ان چارجز پر جو ان کے خلاف تھے after the finalization of disciplinary proceedings, the Competent Authority exonerated all charges leveled against him انہوں نے اس کو clear کیا کہ جو charges ان کے خلاف تھے وہ غیر قانونی تھے۔ انہوں نے ان کو exonerate کیا ہے اب اگر کوئی اس پر satisfy نہیں ہے تو جو فیصلہ ڈیپارٹمنٹ نے کیا ہے اس کو چیلنج تو کیا جاسکتا ہے مگر جواب سے تو یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد ڈیپارٹمنٹ نے ان کے خلاف انکوائری شروع کی اور اس میں وہ clear ہو گئے۔

جناب چیئرمین: کمیٹی میں discuss کرلیں، کمیٹی کو بھیج دیتے ہیں۔

Question hour is over. Order No. 3. Senator Raja Maqbool Ahmad! Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat, please mover Order No.3.

Motion under Rule 194(1) moved by Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat regarding present status of properties/hotels of PTDC in relation to their ownership

Senator Rana Maqbool Ahmad: I, Senator Rana Maqbool Ahmad, Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on Calling Attention Notice moved by Senator Mohsin Aziz on 16th November, 2021, regarding present status of properties/hotels of Pakistan Tourism Development Corporation (PTDC) in relation to their ownership, may be extended for a period of sixty working days with effect from 14th January, 2022.

Mr. Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on Calling Attention Notice moved by Senator Mohsin Aziz on 16th November, 2021, regarding present status of properties/hotels of Pakistan Tourism Development Corporation (PTDC) in relation to their ownership, may be extended for a period of sixty working days with effect from 14th January, 2022.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No.4. Senator Rana Maqbool Ahmad, Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat, please move Order No. 4.

Motion under Rule 194(1) moved by Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat on The Civil Servants (Amendment) Bill, 2021

Senator Rana Maqbool Ahmad: Thank you sir. I, Senator Rana Maqbool Ahmad, Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Civil Servants Act, 1973 [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2021], introduced by Senator Afnan Ullah Khan, may be extended for a period of fifteen working days with effect from 19th January, 2022.

Mr. Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Civil Servants Act, 1973 [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2021], introduced by Senator Afnan Ullah Khan, may be extended for a period of fifteen working days with effect from 19th January, 2022.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No. 5. Senator Manzoor Ahmed, Chairman, Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resource Development. Senator Sherry Rehman Sahiba, on behalf of Senator Manzoor Ahmed, please move Order No. 5.

Motion under Rule 194(1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resource Development, regarding problems being faced by Overseas Pakistanis

Senator Sherry Rehman: I, on behalf of Chairman, Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resource Development, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on a point of public importance raised by Senator Mushtaq Ahmed on 14th July, 2021, regarding problems being faced by Overseas Pakistanis, may be extended for a period of sixty working days with effect from 22nd January, 2022.

Mr. Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on a point of public importance raised by Senator Mushtaq Ahmed on 14th July, 2021, regarding problems being faced by Overseas Pakistanis, may be extended for a period of sixty working days with effect from 22nd January, 2022.

(The motion was carried)

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب چیئرمین! point of order.

جناب چیئرمین: اس وقت تو کوئی سوال نہیں ہو سکتا۔ آپ rulesکے مطابق چلیں۔ خدا کے لیے آپ سارے سینیئر لوگ ہیں۔ آپ کوئی toolsہاؤس میں لائیں تو پھر بات ہوگی۔ اس طرح نہ کریں۔ تشریف رکھیں۔ ورنہ آج کے بعد میں پابندی لگادوں گا۔ اس طرح تو نہیں ہوتا کہ آپ کوئی بات پوچھ لیں اور کہیں کہ وزیر کو بلالیں۔ اس طرح تو نہیں ہوتا۔ آپ سارے میرے لیے

قابل احترام ہیں۔ آپ toolsلایا کریں تو میں اسی وقت منسٹر کو بھیج دوں گا۔ ایک دن اس کے لیے مختص کریں گے اور اس پر وزیر صاحب آ کر جواب دیں گے۔ جی قائد ایوان صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! آج جب ہاؤس کی proceedingشروع ہوئی تو دونوں اطراف سے بات ہوئی جو حالیہ دہشت گردی کے واقعات ہوئے ہیں اور اس پر ایک concernکا اظہار کیا گیا۔ ہاؤس کے ممبران کی خواہش تھی کہ اس پر وزیر داخلہ صاحب بیان دیں۔ جناب چیئرمین! تو وہ اس وقت ہاؤس میں تشریف لا چکے ہیں۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو وزیر داخلہ اس پر اپنی statementدیں۔

جناب چیئرمین: حیدری صاحب کو پہلے سن لیتے ہیں تاکہ وہ اکھٹی statementدیں۔ جی، حیدر صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Molana Abdul Ghafoor Haidri regarding the incident of bomb blast in Lahore.

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب چیئرمین! کل لاہور میں جو بم دھماکا ہوا ہے جس کے نتیجے میں قیمتی جانیں چلی گئی ہیں اور کافی لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں۔ جمعیت العلمائے اسلام ضلع لاہور کے کارکن زخمیوں کو خون دینے کے لیے میو ہسپتال پہنچے کیونکہ مولانا فضل الرحمان صاحب کا حکم تھا کہ آپ ہسپتال جائیں۔ ہمارے ایک ڈپٹی سیکرٹری جنرل پنجاب سلیم قادری صاحب، ضلع لاہور کے امیر فہیم صاحب اور ان کے ساتھ دیگر کارکن تھے۔ جب وہ ہسپتال سے فارغ ہو کر واپس آ رہے تھے تو CTDوالوں کا پورا لشکر جو تین چار گاڑیوں میں سوار تھے ان کا راستہ روکا اور پھر ان سے موبائل اور پیسے چھینے۔ پھر ان کو ایک گھنٹے تک وہاں پر کھڑا کیا۔ اس کے بعد انہیں جانے دیا۔ میری نظر میں اور شاید آپ کی نظر میں بھی یہ ایک انتہائی شرم ناک واقعہ ہے۔ جو لوگ رضاکار بن کر خون دینے کے لیے ہسپتال پہنچے تو واپسی پر ان کے ساتھ یہ واقعہ ہوا۔ وزیر داخلہ صاحب بھی تشریف فرما ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ DIG (CTD) سے پوچھیں اور ان سے جواب طلبی کریں کہ جمعیت العلمائے اسلام کے کارکنوں کو جبکہ انہوں نے اپنا تعارف بھی کروایا کہ ہمارا تعلق جمعیت العلمائے اسلام سے ہے اور ہم مولانا فضل الرحمان کے حکم پر آئے ہیں کہ اگر ان زخمیوں کو خون کی ضرورت ہو۔ اب اس طرح کی حرکتیں پورے ملک میں ہو رہی ہیں۔ وزیر داخلہ صاحب میں اگر کوئی جان ہے تو اس پر نوٹس لے لیں

اور ان مجرموں کو فوری طور پر کیفر کردار تک پہنچائیں۔ بدامنی اسی سے بڑھتی ہے اگر آج ہم کال دیتے تو پورا لاہور بند ہو جاتا۔ ایک بڑا واقعہ ہوا ہے اور اس صدمے میں ہم سب شریک ہیں۔ اسی طرح پورے ملک میں اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں۔ وزیر داخلہ صاحب ذرا کمربستہ ہو جائیں۔ صرف بیانات پر اکتفانہ کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، شیخ رشید صاحب! وزیر داخلہ۔

Response by Sheikh Rashid Ahmed, Minister for Interior on Points raised by Senators regarding recent wave of terrorist activities in the Country

شیخ رشید احمد (وفاقی وزیر برائے داخلہ): شکریہ، جناب چیئرمین! میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص خون دینے جائے تو اس کے ساتھ بداخلاقی ہو۔ میں حکومت پنجاب سے پوچھ لیتا ہوں۔ خون دینا بہت اچھی بات ہے اور سب لوگوں کو ایسے حادثات پر خون دینا چاہیے۔ ہم ان لوگوں کی عزت اور قدر کرتے ہیں۔ خون دینا اور خبر بنانا دو مختلف چیزیں ہیں۔ اگر صرف خون دیتے ہوئے کسی کے ساتھ ایسی زیادتی ہوئی ہے تو میں ان شاء اللہ خود کل جواب دوں گا کیونکہ میرا ان کے لیے بڑا احترام ہے کہ ایسی صورت حال کیوں پیش ہوئی۔ جہاں تک انہوں نے حادثے کا ذکر کیا ہے کہ کل لاہور میں ایک واقعہ ہوا ہے۔ 18 جنوری کو اسلام آباد میں ہمارا ایک سپاہی منور شہید ہوا۔ TTP نے ذمہ داری قبول کی ہے کہ ہمارے دو دہشت گرد جوابی فائرنگ میں مارے گئے ہیں۔ ان کے موبائل فون سے معلوم ہوا ہے کہ جن چھ افراد کے ساتھ انہوں نے رات کو قیام کیا۔ میں اب یہ نہیں کہنا چاہتا کہ کس جگہ پر انہوں نے قیام کیا اور کہاں پر کھانا کھایا۔ اس کی investigation جاری ہے۔ اس سال کا یہ پہلا واقعہ ہے۔ اس سے پہلے اسلام آباد میں پانچ واقعات ہوئے ہیں۔ Capital Police کے جو 125 Shaheen Squad ہم نے بنوائے ہیں جن پر دہشت گردوں نے IJ Principal Road پر حملہ کیا اور ان میں سے پانچ کو انہوں نے جانی نقصان پہنچایا اور وہ لوگ شہید ہوئے تھے۔ ان دہشت گردوں کے خاص مقاصد ہیں۔ ہمارے TTP کے ساتھ مذاکرات ہو رہے تھے۔ صرف 20 کلومیٹر کی fencing رہ گئی ہے۔ 2680 کلومیٹر پورا ہو چکا ہے۔ اس کی بھی ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو ہر صورت میں مکمل کریں گے۔ بلوچستان میں ایران بارڈر پر 200 کلومیٹر رہتی ہے لیکن افغانستان بارڈر پر صرف 20 یا 21 کلومیٹر کا فاصلہ ابھی باقی ہے۔

جناب چیئرمین ! جہاں تک وہ مجھے کمربستہ ہونے کا کہہ رہے ہیں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ کمربستہ ہونے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ حضرت صاحب ! آپ کا احترام اور آپ کے فضل الرحمان کا احترام میرے دل میں رہے گا۔ یہ بازوں ہمارے آزمائے ہوئے ہیں۔ کوئی کمربستہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ شوق سے آئیں بلکہ میں مشورہ دوں گا کہ آپ بلاول کے ساتھ مل کر آئیں۔ کیوں آپ اپنی اور پولیس کی انرجیوں کو ضائع کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب کو بات تو کرنے دیں۔ پھر آپ بات شروع کر دیں۔ آپ ایک دوسرے پر جب الزامات لگائیں گے تو پھر یہی عالم ہوگا۔ پہلے ان کی بات سنیں پھر آپ اپنی باری پر بات کریں۔ جی، منسٹر صاحب۔

شیخ رشید احمد: ابھی آپ میری بات سن لیں یا آپ اپنی بات کریں۔ میں پھر کھڑا ہو جاؤں گا۔ اگر کوئی پولیس والا آپ کے پنجاب کے سیکرٹری جس کا آپ نام لے رہے ہیں، اس کے ساتھ بداخلاقی میں اور اس نے کوئی زیادتی کی ہوئی، میں کل ہی آپ کو جواب دوں گا اور اس کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی، جناب، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ میں نے ایک adjournment motion Tuesday کے لئے fix کردی ہوئی ہے ، اسی پر ہوگی، وزیر صاحب آئیں گے ، آپ کی Adjournment Motion پر پورے ایوان کو موقع دوں گا۔ دو گھنٹے اس پر آپ بحث کریں، پھر وزیر صاحب conclude کریں گے۔ جی۔

شیخ رشید احمد: Tuesday کو Cabinet کی میٹنگ ہے اگر آپ سوموار کو رکھ لیں کیونکہ منگل Cabinet کا دن ہوتا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب ! Monday کو رکھ لیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی، Monday کو رکھ لیتے ہیں، done ہو گیا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Private Members' Day گھنٹہ ہے اس کے بعد دو گھنٹے اس کو رکھ لیں گے، کوئی بات نہیں۔ کوئی بات نہیں بیٹھ جائیں گے، یہ اہم issue ہے۔

Order No.6, Senator Manzoor Ahmad, Chairman, Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resource Development. On his behalf Senator Sherry Rehman, please move Order No.6.

Motion under Rule 194(1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resource Development regarding the service history of the Secretary Worker Welfare Fund

Senator Sherry Rehman: Ok, thank you. On behalf of Chairman, Standing Committee on overseas Pakistanis and Human Resource Development, I beg to move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the subject matter of starred question No.62-A asked by Senator Moula Bux Chandio on 19th November, 2021, regarding the service history of the Secretary, Worker Welfare Fund, may be extended for a period of sixty working days with effect from 18th January, 2022.

Mr. Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the subject matter of starred question No.62-A asked by Senator Moula Bux Chandio on 19th November, 2021, regarding the service history of the Secretary, Worker Welfare Fund, may be extended for a period of sixty working days with effect from 18th January, 2022.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No.7, Dr. Mohammad Humayun Mohmand, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulation and Coordination, please move Order No.7.

Motion under Rule 194(1) moved by Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulation and Coordination regarding steps taken by Government to substantially increase the number of seats in medical colleges for the students of erstwhile FATA

Senator Mohammad Humayun Mohmand: I, Senator Dr. Muhammad Humayun Mohmand, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, as move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the subject matter of starred question No.59 asked by Honourable Senator Mushtaq Ahmed on 19th November, 2021, regarding steps taken by Government to substantially increase the number of seats in medical colleges for the students of erstwhile FATA, may be extended for a period of sixty working days with effect from 18th January, 2022.

Mr. Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the subject matter of starred question No.59 asked by Senator Mushtaq Ahmed on 19th November, 2021, regarding steps taken by Government to substantially increase the number of seats in medical colleges for the students of

erstwhile FATA, may be extended for a period of sixty working days with effect from 18th January, 2022.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No.8, Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing on Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture may move order No.8.

Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture regarding implementation status of the findings of the inquiry committee constituted by the International Islamic University regarding the murder incident and rape of another student

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui: Thank you, Sir. I, Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing on Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture hereby present special report of the Committee regarding implementation status of the findings of the inquiry committee constituted by the International Islamic University regarding the murder incident of student of the University, Shaheed Syed Tufail-ur-Rehman, which occurred on 12th December, 2019 and rape of another student on 17th June, 2021.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.9. Sir,

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں عرفان صدیقی صاحب، سینیٹر رخسانہ زبیری صاحبہ کا اوراعجاز چوہدری صاحب کاشکریہ اداکرتا ہوں کہ انہوں نے اس رپورٹ پر بڑی محنت کی جوآج lay ہو گئی ہے۔ اس میں ایک تو یہ بات کی گئی ہے کہ ڈاکٹر مشتاق کو فوری طور پر بحال کیا جائے۔ دوسرا جو بچے کے ساتھ rape کا واقعہ ہوا ہے، ایک بچے کے قتل کا واقعہ ہوا ہے اور ایک Vice President کے سکینڈل آئے ہیں۔ وہ سب کے سب اپنی جگہ پر موجود ہیں۔ اس پر کوئی عمل

درآمد نہیں ہوا ہے۔ آج یہ جو رپورٹ سینیٹ نے adopt کرلی ہے، میری آپ سے درخواست ہے کہ اس پر آپ یونیورسٹی سے اور وزیر داخلہ بیٹھے ہوئے ہیں، وہ اسلامی یونیورسٹی کے اندر جو کچھ administration کر رہی ہے اور قائداعظم یونیورسٹی کے اندر۔۔۔

جناب چیئرمین: administration میں وزیر داخلہ کا کام نہیں ہے، ہم بھجوادیں گے۔ شکریہ،

Order No.9, Mr. Shafqat Mahmood, Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture please move Order No.9, on his behalf Mr. Shibli Faraz Sahib, please move Order No.9.

جناب! تمام اراکین ماسک پہن لیں، جو بھی بیٹھے ہیں، وزراء صاحبان.please

Laying of the National Rahmatul-Lil-Aalameen Authority Ordinance, 2021 (No.XXV of 2021)

Senator Syed Shibli Faraz: I, on behalf of Mr. Shafqat Mahmood, Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture lay before the Senate, the National Rahmatul-Lil-Aalameen Authority Ordinance, 2021 (No.XXV of 2021) as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: Ordinance stands laid. Order No.10, Sheikh Rashid Ahmad Sahib, Minister for Interior please move Order No.10.

Laying of the Islamabad Capital Territory Local Government Ordinance 2021(No.XXVIII of 2021)

Sheikh Rashid Ahmad: Mr. Chairman! I beg to lay before the Senate, the Islamabad Capital Territory Local Government Ordinance 2021, (No.XXVIII of 2021) as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: Ordinance stands laid. Order No.11, Mr. Zaheer-ud-Din Babar Awan, Adviser to the Prime Minister on Parliamentary Affairs, on his behalf Minister Sahib, Syed Shibli Faraz Saihib, please move Order No.11.

Laying of the Pakistan Nursing Council (Emergency Management) Ordinance, 2021 (No.XXIX of 2021)

Senator Syed Shibli Faraz: I, on behalf of Mr. Zaheer-ud-Din Babar Awan, Adviser to the Prime Minister on Parliamentary Affairs lay before the Senate, the Pakistan Nursing Council (Emergency Management) Ordinance, 2021 (No.XXIX of 2021), as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: Ordinance stands laid. Please move Order No.12 on behalf of Babar Awan. Yes Shibli Faraz Sahib.

Motion Under Rule 263 regarding dispensation of notice period

Senator Syed Shibli Faraz: I, on behalf of Mr. Zaheer-ud-Din Babar Awan, Adviser to the Prime Minister on Parliamentary Affairs move under rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012 that the requirement of Rule 120 of the said rules regarding notice period, be dispensed with in order to take into consideration the Bills at Order Nos.13 to 20.

Mr. Chairman: It has been moved under rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012 that the requirement of Rule 120 of the said rules regarding notice period, be dispensed with in order to take into consideration the Bills at Order Nos.13 to 20.

Yes, Leader of the Opposition please.

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: دیکھیں rules کی requirement ہے why they want to suspend the rules. Normal business لیں مگر اگر یہ کریں گے تو ہماری تیاری نہیں ہوگی، کچھ نہیں ہوتا اور یہ بل لے کر آجاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جی rules suspend کریں اور یہ کام کرادیں، we oppose it.

جناب چیئرمین: پھر تو یہ motion نہیں ہوگا۔ یہ تو کمیٹی کو بھیجیں گے ناں۔ اس لئے کہ notice period کی دو دن کی requirement تھی کہ کوئی آجائے تو اگر دو دن کی نہیں ہے تو، بتائیں جی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Time کی بات ہے باقی تو کوئی issue نہیں ہے، کمیٹی کو بھیج رہے ہیں تو لے لیں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! اب تو باقاعدہ طور پر motion lay ہوگیا ہے، تو اب دوبارہ تو نہیں کر سکتے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: motion تو ابھی move کر دیا ہے لیکن ابھی تو House میں put کرنا ہے، بتائیں، جی قائد ایوان صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! Rules کی requirement ہے، Notice period کی، اس وجہ سے اس کو پہلے لایا جارہا تھا۔ اگر یہ agree نہیں کرتے تو دو دن بعد لے لیں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ تمام Bills دو دن کے بعد۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Motion withdraw ہوگیا، تمام Bills بھی withdraw ہوگئے۔ جب Motion withdraw ہوگیا تو Bills withdraw ہوگئے۔۔۔۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب! میں ایک منٹ بولنے کے لیے آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب! مسئلہ یہ ہے کہ اس قسم کی situation میں، آج میں اپنی وزارت کا جو بل پیش کرنے آیا تھا۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: ایک سیکنڈ، سن تو لیں، یہ پارلیمنٹ ہے، ہم بھی بولنے کے لیے آتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ بل جو ہم لے کر آئے ہیں، بڑے افسوس کی بات ہے، آپ کو معلوم ہے کہ یہ بل 1997 سے pending ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ آپ لوگ کہاں تھے؟ یہ بل کیوں نہیں لائے؟ یہ World Trade Organization کی ایک requirement تھی، آپ سوئے رہیں۔ آپ نے کابینہ سے pass کر دیا لیکن ایوان میں لائے نہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: نہیں، میں کہہ رہا ہوں کہ اسی طرح کچھ نہ کچھ ہوتا رہتا ہے۔ ہم 1997 کا بل لا رہے ہیں، کتنی کوششوں کے بعد، کتنی مشکلوں سے pass کیا ہے جیسا کوئی ذاتی کام ہو۔ اس کی postponement مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہم کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی قائد ایوان۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! کچھ rules ہوتے ہیں، کچھ House کی norms بھی ہوتی ہیں۔ یہ ہمیشہ House کے norms کا بھاشن دیتے ہیں، آج یہ دیکھ لیں، دو دن delay کر کے ان کو کیا سکون ملے گا۔ یہ legislative business ہے، قانون سازی ہے، اس ایوان کا بنیادی مقصد قانون سازی ہے، اگر ہم قانون سازی میں روڑے اٹکائیں۔۔۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ numbers پورے کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: اگر ہم اس میں روڑے اٹکائیں، اگر ہم ان rules کے پیچھے چھپیں تو یہ اچھی spirit نہیں ہے۔ جو بھی قانون ہوتا ہے، آئین ہوتا ہے، اس میں words letter and spirit use ہوتے ہیں، صرف letter کے پیچھے نہیں جانا چاہیے، اس کی spirit کو بھی دیکھنا چاہیے۔ ان کا رویہ سب کے سامنے ہے کہ یہ قانون سازی کرنے کے لیے کتنے serious ہیں۔

جناب! یہ تمام بل ہم Committees میں بھیجناچاہ رہے تھےتاکہ Committees میں discuss ہوں، Committees اپنا کام کریں، کام نہیں کرناچاہتےتوکیاکیاجاسکتاہے۔

Mr. Chairman: Leader of the Opposition, please.

سینیٹر سید یوسف رضاگیلانی: جناب چیئرمین! آپ نے اور پورے august House نےwitness کیا ہوگاکہ ہماری cooperation ہی کی وجہ سےایوان چل رہا ہے۔ ہم تو cooperate کرناچاہ رہے ہیں،اگر rules suspend کرتےتو ہمارے ساتھ discuss کرلیتے۔جب discuss نہیں کرتےتو.we need time اگر1997 سےrulesابھی تک change نہیں ہوئےتودودن میں کوئی فرق نہیں پڑےگا۔.heavens will not fall

جناب چیئرمین: جی قائد ایوان۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزادوسیم: یہ ایک مرتبہ نہیں، دومرتبہ نہیں، قائد حزب اختلاف نے بارہاایک بات کی کہ ہماری وجہ سے ایوان چل رہاہے، ہماری وجہ سےکام چل رہاہے۔ جناب! میں گزارش کروں گاکہ آپ بھی ہماری وجہ سے ہی ہیں۔ قائد حزب اختلاف بھی شاید ہماری وجہ سے ہی ہیں۔ ایوان چلانادونوں اطراف کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

قومی اسمبلی میں جب quorum کا issue ہوتاہے، قومی اسمبلی کاطریقہ کار مختلف ہےاور سینیٹ کا مختلف ہے۔ بڑے senior parliamentarian ہیں، وزیراعظم رہ چکے ہیں، سپیکر رہ چکے ہیں اور قومی اسمبلی میں بارہا elect ہوچکے ہیں۔ سینیٹ میں ان کا پہلی مرتبہ ہے۔ سینیٹ میں Opposition and Government Benches تعداد کی بنیاد پر نہیں ہوتے، یہ میں clear کرناچاہتاہوں۔ قومی اسمبلی میں تعداد کی بنیاد پر ہوتے ہیں، سینیٹ میں تعداد کی بنیاد پر نہیں ہوتے،Government Benches sitting Government کی وجہ سے ہوتے ہیں اور Opposition Benches Opposition کی وجہ سےOpposition Benches ہوتے ہیں۔اس میں تعداد کاissue نہیں ہوتا، یہ کہناکہ اب آپ جانیں اور آپ کا کام جانیں۔ اگر ایوان نے چلناہےتو مل کر چلتاہے، یہ collective responsibility ہوتی ہے۔ ہم ہر جگہ پر، جہاں پر cooperation ہوتاہے،وہاں ہم

cooperation کرتے ہیں، ہم نے Private Members' Bills میں بھی بڑی اچھی spirit کے ساتھ اپوزیشن کے Bills کو accommodate کیا۔ اگر یہ spirit برقرار رہے تو اس ایوان کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس قسم کے حربوں سے اچھا تاثر نہیں جاتا۔

Mr. Chairman: Order No.21 relates to the discussion on the following motion moved by Mr. Zaheer-ud-Din Babar Awan, Adviser to the Prime Minister on Parliamentary Affairs on 1st October, 2021:-

"The House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his address to both the Houses assembled together on 13th September, 2021."

اس پر کوئی بات کرنا چاہتا ہے؟ جی فیصل صاحب۔

Discussion on the Presidential Address to both the Houses assembled together on 13-09-2021

Senator Faisal Javed

سینیٹر فیصل جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ، جناب چیئرمین! صدر صاحب نے جو speech کی تھی۔۔۔۔

Mr. Chairman: No cross talk Chandio Sahib.

سینیٹر فیصل جاوید: اس speech کی copy سیکریٹریٹ کی طرف سے ایوان میں تمام اراکین کو دی گئی ہے۔ اگر اس speech کا جائزہ لیں تو صدر مملکت نے دو حصوں میں بات کی ہے۔ ایک تھا کل کا پاکستان اور ایک ہے آج کا پاکستان۔ کل کا پاکستان 2018 سے پہلے کا پاکستان تھا۔ 2008 سے لے کر 2018 کا پاکستان اور 2018 سے لے کر آج کی تاریخ تک کا پاکستان۔ یہ پاکستان کی دو صورتحال ہے، پاکستان تو ایک ہے لیکن صورتحال مختلف ہے۔ کل کے پاکستان میں جس طرح صدر مملکت صاحب نے بھی highlight کی ہے۔ میں اس میں سے ایک بنیادی نکتہ اٹھاؤں گا، وہ ہے بیس ارب ڈالر کا current account deficit, 2018 میں پاکستان کو بیس ارب ڈالر کا current account میں نقصان ہو رہا تھا، یہ تھا کل کا پاکستان۔

Bloomberg کی ایک رپورٹ آئی ہے اور ایک رپورٹ Economist کی آئی ہے۔ صدر مملکت نے اپنی تقریر میں جس direction اور جس سفر کا تعین کیا تھا، آج بین الاقوامی مالیاتی اداروں نے اس کی تصدیق کر دی ہے۔ آپ سب کو مبارک ہو، ہر پاکستانی کو مبارک ہو کہ آج پاکستان کی 5.37% growth پر چلی گئی ہے، تین سال میں پاکستان کی 5.37% growth پر رہی ہے باوجود اس کے کہ کورونا تھا۔ پوری دنیا کی economy shrink ہوئی، امریکہ، برطانیہ، جرمنی، ہندوستان اور دیگر تمام ممالک میں بڑے برے حالات رہے، وہاں economy shrink ہوئی، growth نیچے گئی، پاکستان پر اللہ کا فضل و کرم رہا اور بہتر حکمت عملی کے باعث، باوجود کورونا کے، پاکستان کی 5.37% growth ہے۔ یہ خسارے نہیں ہیں، پاکستان مسلم لیگ (ن) کہتی تھی کہ ہماری بھی growth تھی، آپ کی growth تھی، artificial تھی، کیوں؟ کیونکہ سارے خسارے اوپر تھے۔ میں نے آپ کو ایک مثال دی کہ کرنٹ اکاؤنٹ deficit بیس ارب ڈالر پر تھا، اس قسم کی growth کا کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس growth سے کیا ہوگا۔ substantial jobs creation ہونے جا رہی ہے۔ یہاں پر ایک نکتہ بتانا ضروری ہے کہ جو per capita income بڑھی ہے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please no cross talk.

افنان آپ اپنے وقت پر بات کریں، cross talk نہ کریں۔ ہاؤس کا ماحول خراب نہ کریں۔

سینیٹر فیصل جاوید: اپنی باری پر بات کریں، میں یہ پلندہ لے کر آیا ہوں، ایسے ہی نہیں لے کر آیا۔ ابھی میں بتاتا ہوں کہ چپڑاسی کے اکاؤنٹ میں کتنے پیسے جاتے تھے، وہ بھی بتاتا ہوں۔ 5.37% خسارے بھی کم کئے growth بھی بڑھائی یہ اصل ترقی ہے۔ نمبر ۲ بلوم برگ کل رپورٹ دیتا ہے، یہ پورے indicators انہوں نے دیئے ہیں، دنیا کے سارے ملکوں کا year wise بھی دیا ہے کہ کس طرح سے پاکستان کی sustainable growth رہی ہے۔ Pakistan will sustain high growth trajectory and employment level مطلب نوکریاں بھی تیزی سے بڑھیں گی اور جو growth ہے وہ بھی اوپر رہے گی۔

نمبر۳۔ پر آتا ہوں، 'Economist' اب یہ ہم سب کے لیے فخر کی بات ہے۔ یہ چارٹ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں، یہ 'Economist' کا ہے یہ ہم نہیں کہہ رہے، یہ دنیا کے ٹاپ کے مالیاتی ادارے اور جریدے کہہ رہے ہیں۔ اب 'Economist' کیا کہہ رہا ہے کہ پاکستان دنیا میں دوسرا ٹاپ کا ملک ہے جس نے کورونا کے باوجود تیزی سے recover کیا ہے۔ Normalcy Index میں پاکستان is at number 2. صرف ایک ملک ہم سے آگے ہے اور وہ مصر ہے۔ پاکستان اور مصر ہی دو ملک ہیں جنہوں نے 100+ points score اس index میں کئے ہیں۔ 100+ score کرنے والا پاکستان ایشیا کا پہلا ملک ہے۔ باقیوں کی پوزیشن اس میں دیکھیں، انڈیا 100 سے 20- پر ہے۔ اسی طرح برازیل 33- ہے، 37- US پاکستان 100+ پر ہے۔

جناب والا! آگے چلتے ہیں صدر مملکت نے ایک اور بات کی تھی اور وہ بات یہ تھی کہ پاکستان میں کل کیا ہوا، اگر آپ اٹک کے ہیں، جہلم کے ہیں، چکوال کے ہیں، پنڈی کے ہیں، اپنا موبائل اٹھائیں اور اپنا شناختی کارڈ SMS کریں تو آپ کو پتا چلے گا کہ آپ اور آپ کے خاندان کے چھ سات افراد جتنے بھی ہیں وہ Health insurance کے اہل ہو گئے ہیں۔ پورا پنجاب مارچ کے آخر میں cover ہو جائے گا، آج پورا خیبر پختونخوا covered ہے، بلوچستان کا رخ کر رہے ہیں۔ ہم تو اسلام آباد، گلگت بلتستان اور کشمیر میں بھی لا رہے ہیں۔ جہاں جہاں ہمارے حکومت ہے وہاں وہاں تو ہم لا رہے ہیں۔ سندھ کو کہتے ہیں کہ آئیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں، قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ بلاول قدم بڑھاؤ ہم لوگوں کو health insurance دیتے ہیں لیکن یہ مانتے ہی نہیں ہیں۔ انہیں کوئی فکر ہی نہیں ہے۔ Health insurance کے بارے میں جس طرح صدر مملکت نے اپنے خطاب میں mention کیا تو آج پاکستان بول رہا ہے، شکریہ پاکستان۔ شکریہ عمران خان۔ وہ کام جو امریکہ بھی نہ کر سکا، وہ کام جو developed countries بھی نہ کر سکیں وہ عمران خان نے کر کے دکھایا۔ آج اگر غریب کے گھرانے میں کوئی پریشانی آجائے، کوئی بیماری آجائے اس کا سارا پیسہ ضائع ہو جاتا ہے لیکن اب دس لاکھ روپے سالانہ علاج کا خرچہ فی خاندان حکومت دے گی۔ آپ کسی بھی ہسپتال سے اپنا علاج کروائیں۔

جناب چیئرمین: آٹھ منٹ ہو گئے ہیں، اپنی تقریر کو بھی دیکھیں۔

سینیٹر فیصل جاوید: صدر مملکت کی تقریر پر بات ہو رہی ہے۔ دو چار منٹ اور لوں گا کسی نے نہیں کہا کہ انہوں نے بات کرنی ہے اس لیے مجھے تھوڑا سا موقع دیں۔ جناب والا! Health system سے ہوگا کیا، جس کے اندر انقلاب لے کر آئے ہیں، اس سے ہوگا کیا؟ اس سے ہوگا یہ کہ جو پرائیویٹ ہسپتال ہیں، جو پرائیویٹ لوگ ہیں وہ بھی دور دراز علاقوں میں کوالٹی ہسپتال بنائیں گے۔ یہ health service کے اندر انقلاب ہے کیونکہ ان کو clients مل گئے۔ حکومت خرچہ دے رہی ہے، پہلے تو ان علاقوں میں ہسپتال نہیں ہوتے تھے کیونکہ clients نہیں ہوتے تھے، اب تو ہر گھر کے پاس دس لاکھ روپیہ ہے یہ کوالٹی ہسپتال ہر علاقے میں بنیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔

سینیٹر فیصل جاوید: آخری بات کروں گا، آج کا پاکستان میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے لیکن کل کے پاکستان میں ایک چیز کیونکہ صدر پاکستان کی تقریر میں بھی اس کا ذکر تھا۔ میں اپنے ساتھ ساری فائلیں لے کر آیا ہوں۔ اگر آپ مجھے تھوڑا وقت دے دیں تو میں آپ کے سامنے کچھ حقائق رکھنا چاہتا ہوں۔ مقصود چپڑاسی ہے اس کے اکاؤنٹ میں 375 کروڑ روپے جاتے ہیں۔ اس کی ماہانہ تنخواہ پچیس ہزار ہے یہ پریشانی کی بات ہے۔ اگر آپ میں سے کوئی بات کرنا چاہتا ہے تو most welcome لیکن پریشانی ہے۔ مقصود چپڑاسی کی تنخواہ پچیس ہزار ہے لیکن اکاؤنٹ میں 375 کروڑ روپیہ جا رہا ہے۔ استغفراللہ۔ یہ چیک کریں، چودہ ملازمین ہیں، اٹھائیس اکاؤنٹ ہیں۔

جناب چیئرمین: مقصود کو پکڑیں ناں۔

سینیٹر فیصل جاوید: سولہ سو کروڑ روپے ہیں۔ غلام شبیر قریشی، رمضان شوگر مل کا سٹور کیپر ہے۔ جناب والا! 10600 اس کی تنخواہ ہے اس کے اکاؤنٹ میں 1545 کروڑ روپیہ جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

سینیٹر فیصل جاوید: میں اپنی تقریر ختم کر رہا ہوں، ان کو موقع ملے گا۔ آپ کو موقع ملے گا، پہلے جب موقع ملا انہوں نے سرے محل بنائے۔ پہلے موقع ملا ایوان فیلڈ اپارٹمنٹ بنائے۔ تقریر کا موقع ملے گا اپنی تقریر میں ان کا ذکر کریں جو باہر جائیدادیں بنائی ہیں۔ کیوں نہیں باہر کی جائیدادیں بیچ کر پاکستان میں پیسہ لاتے۔ اقرار حسین، کلرک ہیں، اس کی تنخواہ تیرہ ہزار روپے ہے اس کے اکاؤنٹ

میں 1186 کروڑ روپیہ چلا جاتا ہے۔ یہ سارے پیسے شہباز شریف کے پاس جاتے ہیں پھر وہاں سے منی لانڈرنگ ہوتی ہے یہ FIA کی رپورٹ ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ قراۃالعین مری۔

Senator Quratulain Marri

سینیٹر قراۃالعین مری: شکریہ، ممبر کو بٹھادیں، ان کی نوکری پکی ہو گئی ہے۔ وزارت پھر بھی نہیں ملے گی، نوکری پکی ہو گئی ہے۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ، جناب چیئرمین! Unruly بچے، آپ کی رٹ ہی نہیں ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین: آپ دو منٹ بیٹھ جائیں۔آپ بات کریں۔

سینیٹر قراۃالعین مری: جناب چیئرمین! دس دن پہلے عمران خان صاحب نے اپنے لوگوں کو کہا کہ ملکر بولو there is no inflation تب سے ہمارے حکومتی بچوں نے بولنا شروع کر دیا کہ inflation ہے ہی نہیں، مہنگائی ہے ہی نہیں، نئے پاکستان میں کچھ مہنگا نہیں ہے۔ وہ ان کا spokesperson ہے جو کامرس میں spokesperson ہے جو فنانس میں spokesperson ہے۔ وہ سکرین شاٹ لگا دیتا ہے کہ noodles سستے ہوگئے مہنگائی کہاں ہے۔ یہ تو ان کا حال ہے۔ یہ 'Economist' کی باتیں کرتے ہیں 'Economist' یہ کہتا ہے 12.3% inflation is in پاکستان میں ہے۔ third highest inflation Pakistan, we are the third highest یہ بات کیا کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: صدر کی تقریر پر بات کرنا چاہ رہی تھیں انہوں نے لکھ کر بھیجا۔

سینیٹر قراۃالعین مری: یہ نہیں سننا چاہتے تو دوسری بات ہے، ان کو سچ کڑوا لگے گا۔

جناب چیئرمین: میری گزارش ہے تشریف رکھیں، اپنی ساتھی کی بات غور سے سنیں۔ پھر اپنی turn پر بولیں۔

سینیٹر قراۃالعین مری: میں صدر صاحب کی بات کر رہی ہوں، انہوں نے health میں بڑا فائدہ لیا، اپنے بیٹے کی dental clinic کا inauguration گورنر ہاؤس میں کروایا۔ ان کا بیٹا گورنر ہاؤس میں بیٹھ کر امریکن کمپنی کے ساتھ deals کر رہا ہے یہ فائدہ لیا صحت میں۔ Health card کی کیا بات کرتے ہیں، ہمارے ہاں روزانہ NICVD میں دو سو مریض آتے

ہیں۔پنجاب ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا سےآتے ہیں۔ پچاس لاکھ کا ایک lever transplantہوتا ہے، ہم سندھ میں مفت میں کر رہے ہیں۔ ہم ان کے دس لاکھ کا کیا کریں، یہ جائیں پنجاب میں دس لاکھ کاhealth cardپر lever transplantکروا کر دکھائیں۔

جناب چیئرمین: میری گزارش ہے تشریف رکھیں۔

سینیٹر قراۃالعین مری: جو سرکاری ہسپتال مفت میں علاج کرتے تھے وہ بھی کہتے ہیں health cardبنوا کر لاؤ۔ یہhealth cardکا ڈرامہ رچا رہے ہیں۔ یہ ہمیں کیا بتا رہے ہیں کس اکاؤنٹ میں کتنے پیسے تھے۔ اپنی foreign fundingچھپاتے نہیں تھکتے۔ جس international donor نے ان کو پیسے دیئے اس کو ہوٹل بنانے کا کنٹریکٹ دے دیا۔ چلو بھائی ہوٹل بنالو، .thank you for giving us money یہ جو you scratch, my back and I will scratch yours والاان کا systemہے، کیا ہمیں نہیں پتہ یہ باہر چینی smuggle کرتے ہیں پھر کہتے ہیں import کرو۔ گندم باہر smuggle کرتے ہیں پھر کہتے ہیںimport کرو۔ یوریا باہر smuggle کرتے ہیں پھر کہتے ہیں import کرو۔ حد تو یہ ہے کہ منسٹر خسرو بختیار صاحب کہتے ہیں کہ سندھ سے افغانستان گندم smuggle ہو گئی، بھائی ہمارا تو border بھی نہیں ملتا۔ نہ Germany, Japan کا borderملتا ہے نہ Sindh and Afghanistanکا borderملتا ہے۔ یہاں پر کسانوں کی ایسی حالت ہو رہی ہے یوریا نہیں مل رہا ہماری گندم کی فصلیں تباہ ہو رہی ہیں۔ یہ آ جاتے ہیں کہ bumper crop چل رہا ہے۔ کون سا bumper crop? کسان سے پوچھیں وہ خون کے آنسو رو رہا ہے۔ کون سا bumper crop ہمیں یہاں یوریا اور DAP نہیں مل رہا اور جو بلیک میں مل رہا ہے وہ دو بوری مشکل سے ملتا ہے۔ آپ بات کیا کرتے ہیں، لوگوں سے پوچھیں جن کا دل جل رہا اس وقت چیئرمین صاحب۔

اس وقت روٹی اور چینی کتنی مہنگی ہے۔ لوگ بھوکے مر رہے ہیں، لوگ پیٹ رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ سب کچھ اچھا ہے۔ یہ بات کیا کر رہے ہیں یہ کون سی alternate reality میں رہتے ہیں۔ صدر صاحب کی تقریر مبارک ہو۔ صدر صاحب نے یہ بھی کیا کہ Governor Houseمیں بیٹھ کر اپنے بیٹے کا business flourishکیا۔ ہمارا بھی کرائیں۔ آپ بات

کیا کرتے ہیں۔ PTI جو کرے وہ شفاف۔ آپ لوگ اپنے foreign donors کو hotel کے contract دے دیں without any due process وہ شفاف۔ آپ لوگ اپنی foreign donations چھپاتے رہیں وہ شفاف اور جب foreign donation کا کچا چٹھا کھلے تو Prime Minister صاحب کھسیانی بلی نہیں ہوتی وہ کھمبا نوچنا شروع ہو جاتی ہے، very good سب کچھ کھل گیا۔ ارے بھائی پہلے کھول دیتے۔ کھسیانی بلی تو کھمبا نوچتی ہے۔

آپ مجھے یہ بتایں Economists کا بڑے فخر سے میرے فاضل بھائی نے reference دیا۔ آج Economist کہتا ہے Pakistan is the third highest in terms of inflation across the world. وہی Economists ہیں آپ بتایں کہاں ہے مہنگائی۔ آپ کہتے ہیں مہنگائی نہیں ہے آپ بات کیا کر رہے ہیں کہ مہنگائی نہیں ہے۔ تین ماہ میں ڈیڑھ سو فیصد cooking oil کے دام بڑھے ہیں۔ آپ سوچتے بھی ہیں باہر نکل کر دیکھتے بھی ہیں۔ اچھا آپ سے جو پوچھو پچھلی حکومت نے یہ کیا۔ جب آپ آ رہے تھے تب کہا تھا ہم 90 days میں corruption ختم کریں گے۔ 90 دن دس بار گزر چکے ہیں آپ بات کیا کر رہے ہیں۔ نئی بات یہ عمران خان کو کچھ بھی اچھا نہیں ملا۔ اب latest یہ ہے کہ Imran Khan کو نظام ہی اچھا نہیں ملا Presidential نظام لے آؤ۔ مطلب Imran Khan کو موسم اچھا نہیں ملا، opposition اچھی نہیں ملی، cabinet اچھی نہیں ملی۔ اب کہتے ہیں کہ نظام ہی اچھا نہیں ملا۔ یہ Parliamentary system ہی خراب ہے۔ آپ لوگوں نے مذاق بنایا ہوا ہے۔ جو آپ کو اچھا نہ لگے وہ خراب باقی جو اچھا ہے you want to take credit for every single thing that previous government have done.

آپ سکھر میں آتے ہیں اور labour flats کی inauguration کر دیتے ہیں، ہم نے بنائے ہیں۔ آپ لوگوں کو لگتا ہے کہ قوم بھول جائے گی آپ کو معافی نہیں ملے گی۔ آپ health card کی بات کرتے ہیں، ہاں جائیں سندھ حکومت Health Card جاری نہیں کرتی، ہم نہیں کریں گے۔ ہم سرکاری ہسپتالوں میں without any cap علاج کرتے ہیں۔ ہم پچاس لاکھ کا liver transplant مفت کرتے ہیں۔ یہ کر کے دیکھائیں۔ ان کے patients ہر صوبے سے ہمارے پاس سندھ میں علاج کرانے آتے ہیں۔ دس لاکھ روپے کے

card کا آپ لوگ بات کیا کر رہے ہیں۔ آپ کو لگتا ہے اس ایوان میں آپ جتنی زور سے جھوٹ بولیں گے عوام بیوقوف بنے گی۔ ہر وزیر یہاں آتا ہے جھوٹ بول کر اپنی نوکری پکی کر کے چلا جاتا ہے ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، سینیٹر قراۃ العین مری صاحبہ۔ سب نمبر پر چلیں۔ Presidential speech پر کسی نے بات کرنی ہے جناب؟ آپ نے Presidential speech پر بات کرنی ہے؟ فیصل صاحب تشریف رکھیں۔ سینیٹر محمد طاہر بزنجو صاحب۔ آپ نے 12 minutes بات کی فیصل صاحب اس طرح نہیں ہوتا۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: شکریہ، جناب چیئرمین! سینیٹر فیصل جاوید صاحب آپ تشریف رکھیں اپوزیشن کا کام ہی تنقید کرنا ہوتا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین صاحب: فیصل صاحب تشریف رکھیں House کا environment نہ خراب کریں .please میں آپ کو اس کے بعد ٹائم دیتا ہوں آپ تشریف رکھیں۔ .Order in the House please

Senator Muhammad Tahir Bizinjo

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: شکریہ، جناب چیئرمین! آئین میں صدر کو غیر جانبدار لکھا گیا ہے لیکن پارلیمنٹ سے صدر صاحب نے جو خطاب کیا وہ بطور PTI رکن کیا۔ ان کی تقریر میں سوائے حکومت کی تعریف توصیف کے، حکومت کی ثناخوانی کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ صدرِ محترم کی تقریر پر اگر کوئی بحث کرے تو کیا کرے البتہ جناب چیئرمین! اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نہایت احترام سے ایک معصومانہ سوال صدرِ محترم سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ آپ ہمارے بلوچستان کے ایک قابلِ فخر جج قاضی فائز عیسیٰ سے اتنے allergic اور خوف زدہ کیوں ہیں؟ یاد رہے جناب چیئرمین! کہ قاضی فائز عیسیٰ کے خلاف صدارتی ریفرنس کو Supreme Court نے بدنیتی پر مبنی قرار دیا تھا۔ اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ صدر محترم کے ذاتی کاروبار کے معاہدے Sindh کے Governor House میں ہوتے ہیں۔ جو again ان کے حلف

کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ میں opposition کی جماعتوں سے گزارش کروں گا کہ صدرِ محترم کے خلاف نا اہلی کا referenceدائر کرنے پر سنجیدگی سے غور فکر کریں۔جناب PTI حکومت مہنگائی اور بے روزگاری کی تاریخ رقم کرتی رہی ہے۔ ۔ بیرونی قرضوں اور گردشی قرضوں کی تاریخ۔ بجلی اور گیس کے bills کی تاریخ۔ یک طرفہ احتساب کی تاریخ۔ ایک آئینی ادارے کو جلانے کی باتوں کی تاریخ۔ بس تاریخ ہی رقم ہوتی جارہی ہے۔ مختصر یہ کہ میری صدرِ محترم سے نہایت احترام کے ساتھ گزارش ہے کہ ملک کے آئین کو سامنے رکھ کر عقل و بصیرت سے کام لیں۔ ملک کے صدر بنیں PTIکے صدر نہ بنیں۔.Thank you

جناب چیئرمین: میں چھوٹی سی information House کو بتا دوں۔ پہلے جب OIC Conference ہوئی تو منسٹر نے مجھ سے ہال مانگا تھا تو میں نے اس وقت دے دیا ruleمیں چیئرمین کو اجازت ہے وہ دے سکتا ہے لیکن میں صرف ہاؤس کو informکر دوں کہ 23rdand 24TH March کو پھرOIC کی ایک کانفرنس ہو رہی ہے شاید ضرورت پڑے تو ان کو دے دیں گے۔

The House stands adjourned to meet again on Monday, the 24th January, 2022 at 2:30 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 24th January, 2022 at 02:30 p.m]

Index

Mr. Shafqat Mahmood 18, 31, 39, 44, 67
Senator Bahramand Khan Tangi 51
Senator Ejaz Ahmad Chaudhary 38
Senator Hidayat Ullah Khan 13
Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui 66
Senator Mohammad Humayun Mohmand 65
Senator Mushtaq Ahmed 18, 31, 48
Senator Palwasha Muhammad Zai Khan 14, 16
Senator Rana Maqbool Ahmad 58, 59
Senator Seemee Ezdi 24
Senator Shahadat Awan 9
Senator Sherry Rehman 60, 64
Senator Syed Shibli Faraz 67, 68
Senator Zeeshan Khan Zada 43
Sheikh Rashid Ahmad 67
Syed Ali Haider Zaidi 14, 16
جناب علی محمد خان 8, 15, 16, 17, 20, 22, 26, 30, 34, 36, 37, 46, 47, 50, 51, 57
سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان 17
سینیٹر میاں رضا ربانی 2
سینیٹر اعظم نذیر تارڑ 4, 21, 22
سینیٹر بہرہ مند خان تنگی 56
سینیٹر ثانیہ نشتر 27, 28
سینیٹر دنیش کمار 17, 27
سینیٹر ذیشان خانزادہ 46
سرفراز احمد بگٹی 6
سینیٹر سعدیہ عباسی 4
سینیٹر سید شبلی فراز 69, 70
سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی 3, 8, 29, 38, 69, 71
سینیٹر سیف اللہ ابڑو 6, 7
سینیٹر سیمی ایزدی 25
سینیٹر شہادت اعوان 8, 12
سینیٹر عرفان الحق صدیقی 5, 22, 36
سینیٹر عمر فاروق 23
سینیٹر فیصل جاوید 47, 73, 75
سینیٹر قرۃ العین مری 76, 77
سینیٹر کامران مرتضیٰ 5
سینیٹر کیشو بائی 29

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی 3, 12, 69
سینیٹر محمد طاہر بزنجو 7, 79
سینیٹر مشتاق احمد 4, 19, 33, 50, 66
سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری 60, 61
سینیٹر ہدایت اللہ خان 35
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 8, 61, 69, 70, 71
سینیٹر فیصل جاوید 72
شیخ رشید احمد 62, 63